عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | یکم تا ۸/ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ مطابق ۸ تا ۱۵/ اپریل ۲۰۰۵ء | شمارہ: ۱۴

اسوۂ نبوی کا روحانی پہلو

ظہورِ مہدی اور قادیانی تلبیس

حضرت دین پوری اور فتنہ مرزائیت

ختم نبوت کانفرنس و مظاہرہ اسلام آباد
آنکھوں دیکھا حال

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

۷۲ ناری فرقوں کے نیک اعمال کا انجام

س: کئی علماً سے سنا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: قیامت تک مسلمانوں کے تہتر فرقے ہوں گے' جن میں سے صرف ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا' جبکہ باقی فرقے دوزخ میں داخل ہوں گے' تو اس حدیث کے متعلق مسئلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اب جبکہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے تقریباً ہر ملک میں مسلمانوں کے کئی فرقے بن گئے ہیں اور نہ جانے اور کتنے فرقے ابھی بنیں گے تو کیا ان سب فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا؟ نیز اس ایک فرقے کے علاوہ دیگر فرقے جو نیک کام کرتے ہیں کیا ان فرقوں سے تعلق رکھنے والوں کو ان کے نیک کاموں کا اجر ملے گا؟ اگر ایک کے علاوہ باقی سب فرقے دوزخ میں جائیں گے تو وہ دوزخ سے کبھی نکل بھی سکیں گے یا نہیں؟

ج:.....آپ نے جو حدیث نقل کی ہے وہ صحیح ہے اور متعدد صحابہ کرامؓ سے مروی ہے۔ اس حدیث کا مطلب سمجھنے کے لئے چند امور کا ذہن میں رکھنا ضروری ہے:

اوّل:.....جس طرح آدمی غلط اعمال (زنا' چوری وغیرہ) کی وجہ سے دوزخ کا مستحق بنتا ہے' اسی طرح غلط عقائد ونظریات کی وجہ سے دوزخ کا مستحق بھی بنتا ہے۔ اس حدیث میں ایک فرقہ ناجیہ کا ذکر ہے جو صحیح عقائد و نظریات کی وجہ سے جنت کا مستحق ہے اور ۷۲ دوزخی فرقوں کا ذکر ہے' جو غلط عقائد ونظریات رکھنے کی وجہ سے دوزخ کے مستحق ہوں گے۔

دوم:.....کفر وشرک کی سزا تو دائمی جہنم ہے' کافر و مشرک کی بخشش نہیں ہوگی' اور کفر وشرک سے کم درجے کے جتنے گناہ ہیں' خواہ ان کا تعلق عقیدہ ونظریہ سے ہو یا اعمال سے' ان کی سزا دائمی جہنم نہیں بلکہ کسی نہ کسی وقت ان کی بخشش ہوجائے گی' خواہ اللہ تعالیٰ محض اپنی رحمت سے یا کسی کی شفاعت سے بغیر سزا کے انہیں معاف فرمادیں' یا کچھ سزا بھگتنے کے بعد ان کی معافی ہوجائے۔

سوم:.....غلط نظریات وعقائد کو بدعات واہواء کہا جاتا ہے' اور ان کی دو قسمیں ہیں' بعض تو حد کفر کو پہنچتی ہیں۔ جو لوگ ایسی بدعات کفریہ میں مبتلا ہوں وہ تو کفار کے زمرہ میں شامل ہیں' اور بخشش سے محروم' اور بعض بدعات حد کفر کو نہیں پہنچتیں' جو لوگ اس دوسری قسم کی بدعات میں مبتلا ہوں وہ گناہ گار مسلمان ہیں' اور ان کا حکم وہی ہے جو گناہ گاروں کے بارے میں ذکر کیا گیا کہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے' خواہ اپنی رحمت سے یا کسی کی شفاعت سے بغیر سزا کے انہیں معاف فرمادیں یا سزا کے بعد ان کی بخشش ہوجائے۔

ان تینوں مقدمات کو سامنے رکھتے ہوئے ان ۷۲ فرقوں میں سے ہر ایک کے ناری ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ جو فرقے بدعات کفریہ میں مبتلا ہوں ان کے لئے دائمی جہنم ہے' اور ان کا کوئی نیک عمل مقبول نہیں' اور جو فرقے ایسی بدعات میں مبتلا ہوں گے جو کفر تو نہیں مگر فسق اور گناہ ہیں' ان کے نیک اعمال پر ان کو اجر بھی ملے گا' اور فرقہ ناجیہ کے جو افراد عملی گناہوں میں مبتلا ہوں گے' ان کے ساتھ ان کے اعمال کے مطابق معاملہ ہوگا' خواہ شروع ہی سے رحمت کا معاملہ ہو یا بدعملیوں کی سزا کے بعد رہائی ہوجائے۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد:۲۴ شمارہ:۱۴ یکم تا ۸ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۱ تا ۱۷ اپریل ۲۰۰۵ء

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر مسئول
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

بانیان
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد الرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی محمد راشد مدنی
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم اشاعت: جمال عبد الناصر شاہد
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

ڈیزائننگ: محمد ارشد خرم
محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

ایک اور قادیانی اسکینڈل	(اداریہ)	4
اسوۂ نبوی کا روحانی پہلو	(مولانا محقق عبد الرحمن القریشی)	6
گناہوں سے بچنا سب سے بڑی عبادت ہے	(الشیخ عبد اللہ العربی مدنی)	8
ختم نبوت کانفرنس و مظاہرہ اسلام آباد	(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)	9
ظہور مہدی اور قادیانی تلبیس	(محمد اکمل)	11
موت کی دعا	(افتخار احمد بخش)	16
حضرت دین پوری اور فتنہ مرزائیت	(مفتی عبد الکریم دین پوری)	18
شکر نعمت ایک عظیم عبادت	(علامہ عبد الصمد صارم)	20
مولانا صوفی اللہ وسایا	(مولانا عبد العزیز لاشاری)	22
تکمیل اسلامی نقطہ نظر سے	(مولانا محمد خالد عمری)	24
عقائد اسلام اور مرزائیت	(مفتی محمد راشد مدنی)	27

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 الائیڈ بینک کراچی یا اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک ... کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک اور قادیانی اسکینڈل......ملک کو کروڑوں کا نقصان

دنیا جانتی ہے' حکومت اور قادیانیت مانتی ہے کہ ایئرفورس کے سابق ایئرمارشل ظفر چوہدری جو کہ سکہ بند' جنونی اور متعصب قادیانی تھا' عمر بھر وہ فوج کے بڑے عہدے سے فائدہ اٹھا کر قادیانی افراد کو فوج میں بھرتی کرتا رہا' اسے جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے عہد اقتدار میں فارغ کیا گیا تھا' اس کا بیٹا جو ریٹائرڈ کرنل ہے' اس کا نام عامر چوہدری ہے' یہ بھی سکہ بند قادیانی ہے' قادیانی ابن قادیانی' کریلا اور نیم چڑھا' اس عامر چوہدری قادیانی نے غیر قانونی طور پر انٹرنیشنل گیٹ وے ایکسچینج کھولا ہوا تھا' جس سے وہ کروڑوں روپے ماہانہ ناجائز کماتا رہا۔ اسلام آباد' کراچی اور لاہور میں کمپیوٹر پوسٹل کالج اور پاکستان پوسٹ کی انتظامیہ سے معاہدہ کے ذریعہ کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر کا لائسنس لیا' آغا مسعود الحسن پاکستان پوسٹ کے سربراہ بھی ان کے کاروبار اور عقیدہ و مذہب کے بیوپار میں برابر کے شریک عمل ہیں۔ پاکستان کو کروڑوں روپے کا ماہانہ نقصان پہنچانے کا یہ صرف ایک کیس سامنے آیا ہے۔ فوجی عہد اقتدار میں اس قادیانی کو بھی بچا لیا جائے گا؟ یہ آنے والے وقت پر منحصر ہے' پاکستان کو کروڑوں روپے ماہانہ کا نقصان پہنچانے کی خبر اخبارات میں جن سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئی وہ پیش خدمت ہے' سوچئے کہ قادیانی ملک کے ساتھ کیا کر رہے ہیں؟

''ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی' پی ٹی سی ایل اور ایف آئی اے کا اسلام آباد' لاہور اور کراچی میں گرینڈ آپریشن

ملزم لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ عامر چوہدری منیجر سمیت گرفتار

سابق ایئرچیف ظفر چوہدری کے کرنل (ر) بیٹے کا غیر قانونی انٹرنیشنل فون گیٹ وے پکڑا گیا

عامر چوہدری نے کمپیوٹر ٹریننگ کی آڑ میں پوسٹل کالج سے معاہدہ کر کے اسلام آباد' لاہور اور کراچی میں گیٹ وے بنا رکھے تھے

انٹرنیشنل کالز لوکل کالز میں ٹرانسفر کی جاتیں' خزانے کو کروڑوں کا نقصان' ماہانہ ستر ہزار منٹ غیر قانونی ٹریفک استعمال کی: ملزم کا اعتراف

کروڑوں کی ناجائز آمدنی مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کرائی جاتی' گرفتاری کے وقت دھمکیاں' سفارشی فونوں کا تانتا بندھ گیا

اسلام آباد (تحقیقاتی رپورٹ: ملک منظور احمد) پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی' ایف آئی اے اور پی ٹی سی ایل کی مشترکہ ٹیم نے پوسٹل اسٹاف کالج' اسلام آباد میں قائم غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے چلانے والے پاک فضائیہ کے سابق سربراہ ایئرمارشل ریٹائرڈ ظفر چوہدری کے فرزند ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل عامر چوہدری کو گرینڈ آپریشن کے دوران دن دہاڑے گرفتار کر لیا ہے۔ ملزم لیفٹیننٹ کرنل (ر) عامر چوہدری نے گرفتاری کے فوراً بعد اعتراف جرم کر لیا ہے۔ ٹیلی کام ایکٹ کے سیکشن ۳۱ کی خلاف ورزی پر ملزم کو دو سال قید اور ایک کروڑ جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔ سوموار کے روز دن ساڑھے تین بجے سے لے کر شام سات بجے تک ایف آئی اے' پی ٹی اے اور پی ٹی سی ایل کی مشترکہ ٹیم کا گرینڈ آپریشن پوسٹل کالج جی ایٹ مرکز میں جاری رہا۔ ایف آئی اے نے ملزم کو عدالت میں پیش کر دیا' جہاں سے اسے جیل بھیج دیا گیا۔ ۲۲/ مارچ کو عدالت میں چالان پیش کیا جائے گا۔ تفصیلات کے مطابق پاک فضائیہ کے سابق سربراہ ایئرمارشل (ر) ظفر چوہدری کے بیٹے ریٹائرڈ لیفٹیننٹ کرنل عامر چوہدری نے پوسٹل کالج کے ساتھ ایک معاہدہ کر رکھا تھا' اس معاہدے کی یادداشت پر پاکستان پوسٹ کے سربراہ میجر جنرل (ر) آغا مسعود الحسن اور پوسٹل فاؤنڈیشن کے منیجنگ ڈائریکٹر کے دستخط موجود ہیں۔ ملزم لیفٹیننٹ کرنل (ر) عامر چوہدری نے یہ معاہدہ کمپیوٹر ٹریننگ فراہم کرنے کی آڑ میں کر رکھا تھا اور اندرون خانہ اعلیٰ حکام کی ملی بھگت سے غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے قائم کر کے ماہانہ کروڑوں روپے کما رہے تھے اور ڈی

ایس ایل لائسنسز پر غیر قانونی طور پر انٹرنیشنل کالز لے کر ڈبلیو ایل ایل کے ذریعے یہاں پاکستان میں کالز کو (Transmit) کر رہے تھے اور اس غیر قانونی بزنس سے پی ٹی سی ایل کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اس غیر قانونی بزنس کے مرکزی کردار عامر چوہدری نے لاہور اور کراچی میں بھی غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلیفون گیٹ وے قائم کر رکھے تھے۔ ایف آئی اے، پی ٹی اے اور پی ٹی سی ایل کی مشترکہ ٹیم نے لاہور میں واقع جی پی او کمپاؤنڈ میں واقع پوسٹل لائف انشورنس کی بلڈنگ میں چھاپہ مار کر انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ میں استعمال ہونے والے آلات برآمد کر لئے ہیں جبکہ کراچی میں بھی چھاپہ مارا گیا مگر چھاپے کے دوران تاحال کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی ہے۔ ذرائع نے خبریں کو بتایا ہے کہ ملزم نے تسلیم کیا ہے کہ اس نے ستر ہزار منٹ ماہانہ غیر قانونی ٹریفک استعال کی ہے۔ انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے کے مرکزی کردار کرنل (ر) عامر چوہدری اور ایم ڈی پوسٹل فاؤنڈیشن نے سریا چوک اسلام آباد میں واقع الائیڈ بینک کے اندر مشترکہ بینک اکاؤنٹ کھول رکھا تھا اور اس غیر قانونی بزنس سے حاصل کئے جانے والے کروڑوں روپے اسی مشترکہ اکاؤنٹ میں جمع کئے گئے۔ بغیر لائسنس کے غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے، انٹرنیشنل لائسنس پر مشتمل تھا اور اس گیٹ وے کے ذریعے پی ٹی سی ایل کو بائی پاس کر کے انٹرنیشنل ٹریفک منتقل کی جاتی تھی' ذمہ دار ذرائع کا کہنا ہے کہ یہ اپنی نوعیت کا بہت بڑا اسکینڈل ہے۔ پی ٹی اے، ایف آئی اے اور پی ٹی سی ایل کی مشترکہ ٹیم نے جب پوسٹل کالج کے اندر چھاپہ مارا تو اس پر قانونی بزنس کے مرکزی کردار ملزم لیفٹیننٹ کرنل (ر) عامر چوہدری نے مشترکہ ٹیم کے افسران اور اہل کاروں کو دھمکیاں دیں اور کہا کہ ڈائریکٹر جنرل ایف آئی اے ان کے سسر ہیں مگر جب اس دوران ایف آئی اے کے افسران نے ان سے باز پرس کی تو وہ خاموش ہو گیا اور اسے فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ لیفٹیننٹ کرنل (ر) عامر چوہدری نے پوسٹل کالج اور پاکستان پوسٹ کی انتظامیہ کے ساتھ اسلام آباد کے علاوہ لاہور اور کراچی میں کمپیوٹر ٹریننگ دینے کی آڑ میں معاہدہ کر رکھا تھا اور کمپیوٹر ٹریننگ دینے کے بجائے ان تینوں شہروں میں غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے قائم کر کے وہ کروڑوں روپے ماہانہ کما رہے تھے۔ مزید تفصیلات کے مطابق ڈائریکٹر ایف آئی اے راولپنڈی زون چوہدری تصدق حسین کو درخواست دی گئی کہ پوسٹل اسٹاف کالج اسلام آباد سے پی ٹی سی ایل کو بیس لاکھ روپے ماہانہ سے زائد نقصان ہو رہا ہے اور یہاں پر انٹرنیشنل ٹیلیفون کالوں کو لوکل کالوں پر ٹرانسفر کر دیا جاتا ہے جس پر ڈائریکٹر ایف آئی اے کی ہدایات کی روشنی میں ڈپٹی ڈائریکٹر ایف آئی اے جنید سلطان' سب انسپکٹر سید کوثر علی شاہ' سب انسپکٹر راجہ محمود اختر' اور کانسٹیبل پر مشتمل چھاپہ مار ٹیم نے پی ٹی سی ایل کے اعلیٰ افسران سجاد لطیف اعوان اور کرنل اورنگزیب کے ہمراہ پوسٹل اسٹاف کالج اسلام آباد چھاپہ مار کر ۲۸ سیلولر سیٹ' ۵ کوئکم سوئچ' ۱۶ وائرلیس فون اور میڈیا گیٹ وے ایکسچینج کے علاوہ کمپیوٹر اور دیگر آلات برآمد کر لئے۔ اس تمام سیٹ اپ سے پی ٹی سی ایل کو ۲۰ لاکھ روپے سے زائد ماہانہ نقصان ہو رہا تھا اور یہ کاروبار کافی عرصہ سے جاری تھا' جس کی پشت پناہی پوسٹل فاؤنڈیشن کالج اسلام آباد کا اسٹاف کر رہا تھا' جس سے متعلق تفتیش جاری ہے جبکہ گرفتار دونوں افراد کی رہائی کے لئے سفارشیوں کے ٹیلی فونوں کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ پی ٹی سی ایل کی پریس ریلیز کے مطابق سسٹم ۵۱۲ کی بے ایس بینڈ وڈتھ پر مشتمل تھا اور اسے مائیکو نیٹ براڈ بینڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ سے حاصل کیا گیا تھا' اس کے علاوہ ۱۲۸ ایکس سیلولر ٹیلی فون اور ٹیلی کارڈ کے ۱۱۲ ایکس وائرلیس فون بھی موجود تھے۔" (روزنامہ "خبریں" لاہور مورخہ ۱۰/ مارچ ۲۰۰۵ء)

"جعلی گیٹ وے جون ۲۰۰۴ء میں بنایا گیا' وائرلیس لوکل لوپ کی بھی سہولت تھی

اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی) پوسٹل کالج اسلام آباد کی عمارت میں قائم غیر قانونی انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے پر گرینڈ آپریشن کے دوران ۲۸ سم ملی ہیں۔ اسی گیٹ وے میں وائرلیس لوکل لوپ کے ۱۲ ٹیلی فون نمبروں کی بھی سہولت تھی۔ انٹرنیشنل ٹیلی فون گیٹ وے کے لئے ماہانہ ۵ ہزار روپے کرائے پر پوسٹل کالج اسلام آباد کے ۳ بڑے ہال حاصل کئے گئے تھے' معلوم ہوا ہے کہ غیر قانونی انٹرنیشنل گیٹ وے جون ۲۰۰۴ء میں قائم کیا گیا تھا۔ آپریشن کے دوران گیٹ وے کے نیٹ ورک منیجر لیاقت کو بھی گرفتار کیا گیا ہے۔" (روزنامہ "خبریں" لاہور مورخہ ۱۰/ مارچ ۲۰۰۵ء)

اسوۂ نبویؐ کا روحانی پہلو

مولانا شفیق عبدالرحمٰن القریشی

امام الانبیاءؑ دانائے سبل‘ فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے‘ آپؐ نے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ نہیں کیا تھا‘ جاننے پہچاننے کے کسی مروجہ راستہ پر پڑنے کی نوبت نہیں آئی تھی‘ اس بنا پر آپ علیہ السلام امی کہلاتے ہیں‘ اس کے باوجود رہتی دنیا تک پیدا ہونے والے تمام علم وفہم کی قیادت آپؐ کے پاس رہی‘ یہ کمال روحانیت کی دلیل ہے‘ کمال روحانیت ظاہری خط و کتابت کی محتاج نہیں ہوتی‘ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ محض حروف ونقوش کو علم نہ سمجھا جائے‘ علم ان حروف ونقوش کے بغیر بھی حاصل ہوتا ہے اور سینوں میں محفوظ ہوکر چلتا رہتا ہے۔ (العنکبوت:۴۹) جیسا کہ چھٹی صدی ہجری تک مسلمانوں کا درس وتدریس زبانی ہوا کرتا تھا۔

آپؐ نے جس عالمگیر اور بے مثال دین کو اہل عالم کے سامنے پیش کیا یہ آپؐ کے برحق پیغمبرؐ ہونے کی واضح دلیل ہے‘ ہر شعبۂ زندگی میں آپؐ نے وہ بے مثال رہنمائی کی‘ جس کی مثال مخلوق خدا میں نہیں ملتی‘ وہ دانائی‘ بینائی اور اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے حروف ونقوش کے قطعاً محتاج نہ تھے‘ عام مخلوق حروف ونقوش کے ذریعہ اپنی معلومات میں اضافہ کرتی ہے‘ مگر انبیاء علیہم السلام اور ان کے باسعادت شاگرد حروف ونقوش کی احتیاجی سے پاک ہوتے ہیں‘ خداوند قدوس ان کی رہنمائی کے لئے اپنے ہاں سے اسباب مہیا کردیتے ہیں‘ یہ انبیاء علیہم السلام اور اتقیاء رحمہم اللہ کے بلند مرتبت ہونے کے اہم دلائل میں سے ہے۔ زندگی کے کسی بھی مرحلہ میں آپؐ امی ہونے کی وجہ سے بحران کا شکار نہیں ہوئے اور نہ آپ کو کوئی مجبوری لاحق ہوئی‘ آپ کا پیش کردہ دین اسلام عالم انسانیت کے لئے آخری معراج بن کر سامنے آیا‘ اس میں وہ قواعد وضوابط موجود ہیں جن سے آگے کسی عقل وفکر کو رسائی حاصل نہیں ہوسکتی‘ یہ تمام عقول وافکار کی غایت ہے‘ اس میں خاص خاص نکات وغایات کی وضاحت بھی موجود ہے‘ جن سے اسوۂ حسنہ کے روحانی پہلو پر روشنی پڑتی ہے۔

دیانت داری اور اسوۂ نبویؐ کی پیروی عبادات‘ معاملات اور ملازمتوں وغیرہ تمام امور زندگی میں جسم میں روح کی مانند ہوتی ہے‘ جس طرح روح کے بغیر جسم کسی کام کا نہیں رہتا‘ اسی طرح زندگی کے جملہ امور اسوۂ نبویؐ اور دیانت داری کے بغیر بے کار ثابت ہوتے ہیں‘ خالص دیانت داروں کو روحانیت کا نام دیا جاتا ہے‘ خلوص کا تعلق قلب وروح کے ساتھ ہوتا ہے‘ زندگی کے ہر مرحلہ میں اس کا مرکزی کردار ہوتا ہے‘ روحانیت پسندی اور دیانت داری کے بغیر کسی کے عہدو پیمان کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا‘ اور نہ کسی کام میں دھوکہ دہی سے اطمینان ہوتا ہے‘ اور نہ کسی کی ملازمت و موافقت پر اعتماد ہوتا ہے کہ اس سے وہ غلط فائدہ نہ اٹھائے‘ ہر کام اور ہر معاملہ میں ہر شخص بے اعتبار اور مشکوک بن جاتا ہے‘ اس لئے مخلوق میں دیانتداری کا فقدان تمام خرابیوں کا باعث بن رہا ہے‘ اہل مادیت اور مغرب پرست اتنے موٹے حقائق کو نہیں سمجھ پارہے اور وہ بے دینی کی اشاعت وتبلیغ پر زور دے رہے ہیں۔

دنیا میں باقاعدہ امن وامان اور فارغ البالی کی سعادت حاصل کرنے کے لئے خالص دیانت داری سے بڑھ کر کسی کامیاب حربہ کا سراغ نہیں لگایا جاسکتا‘ ادنیٰ دیانت داری اور روحانیت پسندی یہ ہے کہ ایک انسان دوسروں کی جان ومال‘ عزت وآبرو پر حملہ نہ کرے‘ دوسروں کو تنگ نہ کرے‘ اس کے کسی بھی فعل سے دوسروں کو ضرر نہ پہنچے‘ اس میں ظلم وجبر‘ سود‘ رشوت‘ دھوکا دہی‘ فریب‘ چوری‘ چغلی‘ غیبت‘ بہتان تراشی اور کسی کو نقصان پہنچانے والے تمام امور کی ممانعت شامل ہوتی ہے‘ ان امور باطلہ سے بچنے کی تعلیم دی جاتی ہے ورنہ وہ شخص مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں بنتا‘ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔

اعلیٰ دیانت داری اور اسوۂ نبویؐ کی پیروی یہ ہے کہ اپنے آپ کو نقصان اور خطرے میں ڈال کر دوسروں کو فائدہ پہنچایا جائے‘ دوسروں کی بے لوث خدمت کی جائے‘ کسی بھی ظاہری فائدے کو مدنظر رکھے بغیر خدمت خلق کا فریضہ انجام دیا جائے‘ اس

اعلیٰ صفت کو ایثار کا نام دیا جاتا ہے' جس معاشرہ میں ایثار کرنے والے لوگوں کی کثرت ہو' وہ معاشرہ دنیا کے تمام طبقات اور تمام معاشروں سے اعلیٰ و ارفع مقام کا حامل بن جاتا ہے' اس میں بے نفس قربانی کے ذریعہ دوسروں کی خدمت ہوتی ہے' ایسے معاشرے میں دھوکا اور فریب کے متعلق کوئی سوچتا بھی نہیں ہے' کوئی یہ بھی نہیں سوچتا ہے کہ مجھ پر بے جا ظلم ہو' میرا استحصال ہو جائے' میری جان و مال خطرے میں پڑ جائیں' دیانت دار معاشرہ میں اسوۂ نبوی کا نمونہ جب مستحکم ہو جاتا ہے تو اس سے مختلف برائیوں کا از خود سد باب ہو جاتا ہے' لوگ جرائم پیشہ بننے سے محترز رہتے ہیں' ہر انسان اعلیٰ سے اعلیٰ دیانت داری اور اسوۂ نبوی کا نمونہ بننے اور بہترین کردار ادا کرنے کی سوچ میں ہوتا ہے' زندگی کا ہر شعبہ بہترین کارکردگی کا حامل بن جاتا ہے' کوئی فرد اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتا اور نہ وہ اس میں کوئی کسر چھوڑتا ہے' کسی کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ فلاں اپنے فرض منصبی کو پورا نہیں کرتا کیونکہ دیانت دارانہ اور روحانی مزاج ہر وقت اس شخص سے خود مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی میں کوئی کمی و کوتاہی نہ آنے دے' وہ اپنی ذمہ داریوں سے بڑھ کر بے لوث خدمات انجام دینے کی کوشش کرے' جو جو ذمہ داریاں معاشرہ کے تمام طبقات پر عائد ہوتی ہیں' وہ سب دیانت دارانہ مزاج کی وجہ سے بدرجہ اتم پوری ہو جاتی ہیں' حقوق اللہ و حقوق العباد میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی' انسان کا ضمیر خود اسے مجبور کرتا ہے کہ وہ استحصالی مزاج کو ترک کر دے' برائیوں کے ارتکاب سے باز رہے' غم کھانے اور پریشانی میں مبتلا ہونے سے باز رہے' دوسروں کا استحصال نہ کرے' دوسروں کی آبرو ریزی نہ کرے' دوسروں کی جان و مال کو خطرے میں نہ ڈالے' دوسروں کے پاس جو کچھ ہے اس کے اوپر ڈاکا نہ ڈالے' دست درازی نہ کرے' اپنی پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے دوسروں کو مصیبت میں نہ ڈالے' اپنے کسی فعل سے دوسروں کو آنسو بہانے پر مجبور نہ کرے' دوسروں کے اوپر ترس کھائے' ان پر رحم کرے' مخلوق کی بے نفس اور بے لوث خدمت کرے' یہ سب اسوۂ نبوی کی پیروی کی خصوصیات ہیں' دیانت داری اور روحانی مزاج کے مطالبات ہیں' جو ہر وقت انسان کے اوپر مسلط رہ کر انسان کو راہ راست پر لاتے ہیں اور دنیا کو جنت نظیر بنانے میں اہم کردار کے حامل بن جاتے ہیں۔

تمام انسان ایک ماں اور ایک باپ کی اولاد ہیں' ایک ہی نسل سے ان کا تعلق ہے' یہ سب ایک ہی رب عظیم کی مخلوق ہیں' لہٰذا یہ سب ایک ہی حقیقی نظریے کے حامل بن جائیں' تمام مخلوق میں اصل اور بنیادی وحدت فکری اور نظریاتی بنیاد پر قائم ہونے والی وحدت ہے' عالم انسانیت کو اسی بنیاد پر یکجا ہونے کی ضرورت ہے۔

تمام انبیاء علیہم السلام کا اصولی اور نظریاتی موقف ایک ہی ہے' مختلف ازمنہ و امکنہ اور فروعی و معروضی اختلافات کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا' امام الانبیاء کا پیش کردہ دین اسلام عالمگیر' آفاقی' مکمل اور آخری دین ہے' اس کے علاوہ کسی دین و مذہب کا کوئی اعتبار باقی نہیں رہتا۔

دین اسلام اجتماعی سطح پر تمام انسانوں کے درمیان آپس میں عدل و انصاف' حقیقی مساوات اور احترام کی ضرورت کو رائج کرتا ہے تاکہ انسان حیوانی کردار سے بچ کر عالم انسانیت کو پروان چڑھانے کا مستحق بن سکے۔

انسان خوف خدا اور فکر آخرت کی اضافی بنیاد پر زندگی کے مراحل عبور کرے تاکہ زندگی کے جملہ امور میں مفاد اور لالچ سے ہٹ کر گزر بسر کرنے اور معاملات نمٹانے کا راستہ مہیا ہو جائے اور بہتر صورت پیدا ہو جائے' ورنہ انسان مادہ پرست کہلانے کا مستحق بن جاتا ہے۔

علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور جان مال اور عمر وغیرہ جیسے ذرائع اس مصرف کے اوپر لگانے کی حاجت ہے' علم کی اہمیت وافادیت دوسرے تمام امور سے زیادہ ہے' علم سے استغناء اور لاپرواہی بہت بڑی شقاوت ہے' علم سے مراد اولاً و بالذات توحید و رسالت اور عالم آخرت پر مبنی عالمگیر اور ابدی نظریات کا علم ہے' اس کے بعد پھر دوسرے علوم وفنون کا نمبر آتا ہے' علم دین ایمانیات' عبادات' معاملات' اخلاقیات اور سیاست کی بنیاد ہے۔ یہ مقاصد زندگی کے پلڑے میں شامل ہے۔ دوسرے علوم وفنون معاشی و معاشرتی بنیاد فراہم کرتے ہیں' بعض سائنسی افکار کا سراغ لگاتے ہیں' یہ سب علم دین سے مؤخر ہیں اور اس کے خدمت گار ہیں اور یہ علوم لوازم زندگی کے زمرے میں آتے ہیں' مگر مادیت پرستی اور مغرب پسندی میں اس کے بالکل برعکس معاملہ ہوتا ہے' اس میں ہر علم وفن اور ہر پیشہ والے کا استقبال ہوتا ہے' کھلاڑی اور چپڑاسی کی بھی آؤ بھگت ہوتی ہے' ان کے لئے ملازمت و موافقت کے دروازے کھل جاتے ہیں' مگر جس کو ہر نایاب کا کوئی استقبال نہیں ہوتا' وہ علم دین ہے' علم دین کے معزز حاملین کو اہل مادیت اور مغرب پرست کھلاڑی اور چپڑاسی کا درجہ دینے کے لئے بھی تیار نہیں بلکہ وہ اس کو کلیتاً اور مطلقاً نظر انداز کر دیتے ہیں' اس سے وہ از خود لادین اور لامذہب ہونے کے زمرے میں شامل ہو جاتے ہیں۔

☆☆..........☆☆

گناہوں سے بچنا سب سے بڑی عبادت ہے

الشیخ عبداللہ البرنی مدنی

اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت میں نور ہے اور اس کی نافرمانی میں ظلمت ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے دل میں اور اس کے چہرہ پر اللہ تعالیٰ نور پیدا فرمادے اور اس کے دل و دماغ کو سکون و اطمینان نصیب فرمادے تو اس پر لازم ہے کہ اعمال صالحہ کو انجام دینے کے ساتھ ساتھ چھوٹے بڑے گناہوں سے مکمل پرہیز کرے۔ اعمال صالحہ سے دل میں جو نور پیدا ہوتا ہے وہ تب ہی باقی رہ سکتا ہے جب بندہ گناہوں سے اپنے تمام اعضاء کو بچائے ورنہ گناہ اس نور کو ختم کردیتے ہیں۔

آج کل نفلی عبادات کا ذوق تو بہت ہے لیکن گناہوں سے بچنے کا دھیان نہیں' جس کی وجہ سے روحانی قوت پیدا نہیں ہوتی۔ عموماً لوگ جن گناہوں میں مبتلا ہیں' ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں' جن کو چھوڑے بغیر اللہ تعالیٰ کی محبت اور روحانی ترقی حاصل نہیں ہوسکتی۔

بدنظری کرنا:

یعنی کسی نامحرم عورت کو یا کسی بے ریش لڑکے کو نفس و نظر کا مزہ حاصل کرنے کی لئے دیکھنا' یہ بڑا مہلک گناہ ہے' جس کی نحوست سے دل کا نور چھن جاتا ہے۔ نامحرم عورت کو براہ راست دیکھنا یا ٹی وی اور انٹرنیٹ پر دیکھنا یا کسی رسالے میں بے ہودہ تصاویر کا دیکھنا سب ناجائز ہے' جو شخص اس گناہ میں مبتلا ہوگا' اس کو اللہ کی محبت اور معرفت کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گناہوں سے بچ' تو سب سے بڑھ کر عبادت گزار ہوگا۔''

غیبت:

دوسرا گناہ جو بہت زیادہ پھیل چکا ہے وہ ہے ''غیبت'' یعنی کسی شخص کو بدنام اور ذلیل کرنے کے لئے اس کے عیوب بیان کرنا' اگرچہ غیبت کرنے والا سچ ہی بول رہا ہو تب بھی سخت گناہگار ہوگا' کیونکہ غیبت کا مقصد خود کو پارسا ثابت کرنا اور دوسروں کو حقیر اور گناہگار ظاہر کرنا ہوتا ہے۔ غیبت کرنے والا تکبر اور غرور میں مبتلا ہوتا ہے' اگر واقعی کسی مسلمان بھائی میں عیب دیکھو تو تنہائی میں اس کو نرمی کے ساتھ نصیحت کرو اور اللہ تعالیٰ کا خوف دلاؤ۔ قرآن مجید میں مسلمانوں کو اجتماعی زندگی کے آداب بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو۔'' (الحجرات)

ایک بزرگ کہیں سے گزرے تو ایک آدمی نے ان سے کہا کہ ہم لوگوں نے اپنی مجلس میں آپ کی غیبت کی تھی' آپ ہمیں معاف کردیں' تو انہوں نے فرمایا: جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا' میں اس کو کیسے حلال کرسکتا ہوں؟ یعنی اس فعل بد سے بچنا لازم ہے' غیبت کرکے حلال کرانے کی کوشش نہ کرو' یہ فعل تو حرام ہی رہے گا۔

جھوٹ بولنا:

تیسرا گناہ جو بہت زیادہ پھیل رہا ہے' وہ ہے ''جھوٹ بولنا'' یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ بولنے والوں پر لعنت فرمائی ہے اور لعنت کا مطلب یہ ہے کہ جھوٹوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دور کردیا ہے اور وہ سخت عذاب کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا مومن جھوٹا بھی ہوسکتا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: نہیں! (مشکوٰۃ المصابیح)

یعنی جس کے دل میں ایمان ہوگا وہ کیسے جھوٹ بول سکتا ہے؟ مذاق میں بھی جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں ہے۔

لہٰذا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ بن جائے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر برسے اور دل و دماغ کو سکون حاصل ہو تو اس پر لازم ہے کہ مذکورہ بالا گناہوں سے سخت پرہیز کرے اور ان کے علاوہ بھی جتنے گناہ ہیں' ان سے بچنا بھی لازم ہے۔ مثلاً ٹخنوں سے نیچا لباس پہننا' داڑھی منڈانا' نمازوں میں سستی کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پڑوسی کو دکھ دینا' گانے سننا' رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا' یہ سب نہایت خطرناک گناہ ہیں' ان سے اجتناب کرنا ضروری ہے' اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اپنی محبت و معرفت نصیب فرمائے اور ہر گناہ سے بچنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

ختم نبوت کانفرنس و مظاہرہ اسلام آباد

آنکھوں دیکھا حال

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۹/ مارچ کو جامع مسجد دارالسلام G6/2 میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی‘ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف نے کی‘ جبکہ کانفرنس کے انتظامات کی نگرانی مجلس کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری مدظلہ اپنے مبلغین کی ٹیم کے ہمراہ کر رہے تھے۔ کانفرنس سے مختلف جماعتوں کے رہنماؤں نے خطاب کیا جن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیزالرحمن جالندھری‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا غلام حسین جھنگ‘ مولانا محمد طیب فاروقی منڈی بہاؤالدین‘ مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر‘ مولانا محمد اسحاق ساقی بہاولپور‘ ڈاکٹر دین محمد فریدی بھکر‘ صاحبزادہ طارق محمود فیصل آباد‘ مفتی شہاب الدین پشاور‘ مولانا سیف اللہ عباسی مری‘ جمعیت علمائے اسلام کے مولانا عبدالغفور حیدری ایم این اے‘ مولانا حافظ حسین احمد ایم این اے‘ قاری گل رحمان ایم این اے‘ پیر عبدالرحیم نقشبندی‘ مولانا حامد الحق ایم این اے‘ مولانا محمد نذیر فاروقی‘ مولانا سعید الرحمن سرور‘ جمعیت علماء پاکستان کے مولانا ابوالخیر محمد زبیر ایم این اے حیدرآباد‘ جہانگیر نقشبندی‘ حافظ احمد رضا بھٹی‘ پیر ناصر جمیل ہاشمی‘ جماعت اہلسنت کے قاری اخلاق احمد جلالی‘ مولانا عبدالغنی نقشبندی۔

مشائخ پاکستان میں سے مولانا پیر عزیزالرحمن ہزاروی راولپنڈی‘ مولانا صاحبزادہ محمد ارشد الحسینی اٹک‘ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد بہلوی شجاع آباد‘ جماعت اسلامی کے میاں محمد اسلام ایم این اے اسلام آباد‘ جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے مولانا عبدالمالک خان ایم این اے مانسہرہ‘ جمعیت اہلحدیث پاکستان کے صاحبزادہ حافظ ابتسام الٰہی ظہیر‘ علامہ ریاض الرحمن یزدانی لاہور‘ جمعیت اشاعت التوحید والسنہ کے مولانا اشرف علی راولپنڈی‘ مولانا حافظ محمد صدیق گوجرانوالہ‘

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مجلس احرار اسلام کے سید محمد کفیل شاہ بخاری‘ جمعیت اہلسنت راولپنڈی و اسلام آباد کے قاضی عبدالرشید‘ مولانا ظہور احمد علوی‘ مولانا عبدالغفار توحیدی‘ پاکستان مسلم لیگ (نواز گروپ) کے حاجی جاوید ابراہیم پراچہ کوہاٹ‘ ملک محمد ابرار ایم پی اے راولپنڈی شامل تھے۔ علاوہ ازیں کئی دیگر جماعتوں کے رہنماؤں نے کانفرنس میں شرکت کی۔

کانفرنس کا وقت گیارہ بجے دن طے تھا جبکہ قافلے صبح چار بجے سے پہنچنا شروع ہو گئے تھے‘ سب سے بڑا قافلہ سید ہدایت اللہ شاہ سینیٹر مانسہرہ کی قیادت میں پہنچا جو پچاس بسوں پر مشتمل تھا۔ دوسرا بڑا قافلہ پیر طریقت مولانا عزیزالرحمن ہزاروی کی قیادت میں راولپنڈی سے پہنچا‘ جو چالیس بسوں پر مشتمل تھا۔ ایک قافلہ پشاور سے مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی لے کر آئے‘ اسی طرح پنجاب بھر سے جماعتی رفقاء قافلوں کی صورت میں کانفرنس میں شریک ہوئے۔ کانفرنس کا موضوع گستاخ رسول ایکٹ کے طریقہ کار میں ترمیم اور پاسپورٹ میں خانہ مذہب کی بحالی تھا۔ تمام مقررین نے الحاد اور لادینیت کا مرکز جناب پرویز مشرف کو قرار دیا اور کہا کہ جنرل صاحب امریکا کے اشارۂ ابرو پر ملکی آئین کو سیکولر بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے آئے دن ترمیم کرتے رہتے ہیں۔

مقررین نے کہا کہ وہ آخری سانس تک پرویز مشرف کے لادینی ایجنڈے کی مخالفت اور تعاقب کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حالات کا تقاضا یہ ہے کہ تمام مسلمان اٹھ کھڑے ہوں اور ہر قسم کی قربانی دینے کا عزم کریں۔ مقررین نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بیدار مغز قیادت کو خراج تحسین پیش کیا کہ یہ فقیر منش لوگ دن رات قادیانیت کا تعاقب جاری رکھے ہوئے ہیں‘ پوری قوم عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مجلس کے ساتھ ہے۔

عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ

کانفرنس ظہر کی نماز پر اختتام پذیر ہوئی اور ظہر کے بعد احتجاجی مظاہرہ ہوا‘ جس کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ مجلس عمل کے مرکزی رہنماؤں قاضی حسین احمد‘ مولانا عزیزالرحمن جالندھری‘ مولانا

عبدالغفور حیدری‘ مولانا اللہ وسایا‘ حافظ حسین احمد‘ لیاقت بلوچ‘ مولانا ابوالخیر محمد زبیر ایم این اے نے کی۔ مظاہرہ کا آغاز جامع مسجد دارالسلام G6/2 میلوڈی اسٹاپ سے ہوا جس نے آبپارہ مارکیٹ چوک میں جاکر جلسہ کی شکل اختیار کرلی۔ بندہ قائدین والے ٹرک میں مائک سنبھالے ہوئے تھا‘ جب ٹرک آبپارہ چوک میں پہنچا تو پیچھے مڑکر جو دیکھا تو آخری فرد ابھی جامع مسجد دارالسلام والے روڈ پر تھا‘ جو تقریباً دو کلومیٹر کا فاصلہ بنتا ہے‘ مظاہرہ میں بلامبالغہ پچاس ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی۔

مظاہرین سے جمعیت علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالغفور حیدری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا آئندہ مظاہرہ پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ہوگا اور عوام کی اسٹریٹ پاور سے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ختم نبوت کا کارواں اب چل چکا ہے‘ جو منزل پر پہنچ کر ہی دم لے گا‘ اور منزل مطالبات کا تسلیم کرانا ہے۔

متحدہ مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمد نے کہا کہ بش اور مش (مشرف) عالم اسلام کے بدترین دشمن ہیں۔ ہم انشاء اللہ العزیز عوامی قوت سے ان کے عزائم کے سامنے سد سکندری ثابت ہوں گے۔ قاضی حسین احمد نے تحریک ختم نبوت اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے سلسلہ میں مولانا اللہ وسایا کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ ساری محنت اس فقیر منش مرد قلندر کی ہے۔ اس موقع پر انہوں نے مولانا اللہ وسایا کی دستار بندی کی جس پر فضا نعروں سے گونج اٹھی۔

مولانا فضل الرحمن اپنی علالت کی وجہ سے مظاہرے میں اگرچہ شریک نہ ہوسکے تاہم انہوں نے ٹیلی فون کے ذریعہ شرکائے مظاہرہ سے خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ آج بستر علالت پر ہونے کے باوجود میں اپنے آپ کو آپ کے اس عظیم الشان مظاہرہ میں شریک سمجھ رہا ہوں۔ مرکزی ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے صدر حافظ حسین احمد نے اعلامیہ پڑھا جس میں آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان تھا۔

مظاہرین سے جمعیت اہلحدیث کے رہنما انجینئر حافظ ابتسام الٰہی ظہیر نے بھی نعروں کی گونج میں خطاب کیا۔ مولانا عبدالرؤف امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کی دعا پر مظاہرہ اختتام پذیر ہوا اور مظاہرین پُرامن طور پر اپنے اپنے قافلوں کے ہمراہ منتشر ہوگئے۔

☆☆

بقیہ: موت کی دعا

میں مریں گے‘ مگر افسوس کہ ان کا یہ الہام بھی دوسرے الہاموں کی طرح ہوا میں اڑ گیا اور ان کی وفات لاہور میں ہوئی اور تدفین سکھوں کی ہمسائیگی میں قادیان میں ہوئی اور مزید اس پر ستم کہ ان کی قبر خالی ہے‘ مرزا صاحب کی ہڈیاں قبر میں سے نکال کر محترمہ نصرت جہاں بیگم کے صندوق میں بند ہیں۔ (بقول جناب میاں منان صاحب ابن خلیفہ اول)

جد امجد بہادر شاہ ظفر سے معذرت کے ساتھ:

کتنا ہے بدنصیب سُندھی دفن کیلئے
دوگز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں!

ڈاکٹر جلال شمس صاحب‘ مولانا منظور احمد الحسینی صاحبؒ مرکر بھی آپ کو مار گئے‘ اب آپ کے پاس کوئی چارہ نہیں سوائے یہ کہنے کہ انہوں نے بھی آتھم کی طرح دل میں توبہ کرلی تھی۔ مالک صاحب کے چندے کی رسیدیں بطور ثبوت حاضر ہیں‘ رسیدوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مناظرے سے ایک ماہ قبل تک وہ برابر چندہ دے رہے تھے۔

☆☆

مولانا احمد حسنؒ کا سانحہ ارتحال

حضرت مولانا احمد حسن مرحوم استاذ الفقہاء مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانیؒ کے فرزند نسبتی اور جامعہ حقانیہ منڈی یزمان کے مہتمم اور خطیب تھے‘ ایک عرصہ تک مدرسہ اور مسجد کی بے لوث خدمت کی۔ منڈی یزمان کی تاریخ میں وہ پہلی دینی شخصیت تھے جو اتنا عرصہ مذکورہ بالا مدرسہ میں تدریس و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ سیاسی طور پر جمعیت علمائے اسلام سے وابستہ تھے۔ ۱۹۸۵ء کے الیکشن میں علاقہ کے جاگیرداروں کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے‘ ایک طرف رقوم کے ڈھیر تھے‘ دوسری طرف صرف اخلاص و افلاس تھا۔ تاہم ”مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا“۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے کاز پر دل و جان سے فدا تھے۔ ۲۲/فروری کو بہاولپور میں ختم نبوت کانفرنس تھی۔ مقامی جماعت نے ۲۳/فروری کی صبح منڈی یزمان کا پروگرام طے کیا ہوا تھا۔ اتنے میں مجلس بہاولپور کے سابق مبلغ مولانا غلام محمد علی پوریؒ کے انتقال کی خبر ملی۔ چنانچہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کی قیادت میں مولانا محمد اکرم طوفانی اور راقم الحروف پر مشتمل قافلہ علی پور روانہ ہوگیا۔ یوں منڈی یزمان حاضری نہ ہوسکی اور آگے مسلسل ضلعی کانفرنسیں تھیں جو تا ہنوز جاری ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں‘ ان کی حسنات کو قبول فرمائیں اور سیئات سے درگزر فرمائیں‘ ادارہ مرحوم کی وفات پر دعاگو ہے اور قارئین سے استدعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور ان کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

ظہور مہدی اور قادیانی تلبیس

محمد اکمل

مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں کو برباد کرنے اور ان کو گمراہ کرنے کے لئے انگریزوں کے اشارے پر مختلف قسم کے دعوے کئے' مثلاً: مجدد' محدث' مہدی' مسیح' عیسیٰ ابن مریم' موسیٰ' محمد' ابراہیم' نوح' ملہم' مامور من اللہ وغیرہ۔ جب ان دعوؤں پر بھی مسلمانوں کا کچھ نہ بگڑا تو اعلان کر دیا کہ میں خدا ہوں' چنانچہ اپنی تصنیف ''کتاب البریہ'' میں لکھتا ہے:

''میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔''

(کتاب البریہ ص۸۵ خزائن ص۱۰۳ ج۱۳)

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے دعوؤں کو ہر مسلمان سمجھ سکتا ہے اور مرزا قادیانی کے بے ایمان ہونے کی شہادت دے سکتا ہے' اس لئے آج کل مرزائی مناظر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے مرزا قادیانی کو صرف مہدی کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور مرزا قادیانی کا قول نقل کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فرمایا:

''بشرني وقال: المسيح الموعود الذي يرقبونه' والمهدي المسعود الذي ينتظرونه هوانت.'' (تذکرہ ص۲۰۷' اتمام حجت خزائن ص۲۷۵ ج۸)

مرزا قادیانی اس قول کو نقل کر کے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب صرف امام مہدی ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی کی تائید جن حدیثوں سے ہوتی ہے' ان کی جو علامات ہیں' وہ تمام کی تمام علامات مرزا قادیانی پر پوری ہوتی ہیں اور اس کے لئے وہ امام باقرؒ کا قول نقل کرتے ہیں' جس کو دار قطنی نے نقل کیا' چنانچہ دار قطنی میں لکھا ہے کہ:

''عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علي قال ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق الله السموت والارض تنكسف القمر لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه ولم تكونا منذ خلق الله السموت والارض.'' (ص:۱۸۸' جلد اول)

مرزائی اس قول کو نقل کر کے استدلال کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی کی نشانی یہ ہے کہ اس کے زمانہ میں رمضان المبارک کے مہینہ میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا' یہ نشان مرزا قادیانی پر پورا ہوتا ہے اور اس سے پہلے جب سے زمین و آسمان بنے یہ کبھی نہیں ہوا' چنانچہ بقول مرزائی اس سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی حدیث نبوی کے مطابق سچا مہدی ہے۔

جواب: قطعی طور پر یہ حدیث نبوی نہیں' بلکہ ضعیف درجے میں یہ امام باقرؒ کا قول ہے جو دار قطنی نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے' لہٰذا اس کو حدیث رسول بنا کر پیش کرنا نہ صرف یہ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان عظیم اور کذب و افتراء ہے بلکہ حسب حدیث من كذب علي متعمداً الخ اپنا ٹھکانہ بدست خود جہنم میں بنانا ہے۔

ناظرین کرام! مجھے اس وقت اور زیادہ حیرت ہوئی جب میں نے دار قطنی کی طرف رجوع کیا' دار قطنی کے حاشیہ پر محشی مولانا ابو طیب محمد المدعو شمس الحق عظیم آبادی نے لکھا ہے کہ: ''عمرو بن شمر عن جابر كلاهما ضعيفان لايحتج بهما'' یعنی عمرو بن شمر اور جابر دونوں اس درجہ ضعیف راوی ہیں کہ ان سے کسی قسم کی روایت نقل نہیں کی جا سکتی اور نہ ان دونوں کو استدلال میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ نیز مطبوعہ بیروت کے محشی مجدی بن منصور بن سید الشوری اپنی رائے اس طرح پیش کرتے ہیں:

''اسناده ضعيف جداً لضعف عمرو بن شمر و جابر الجعفي.'' (ص۵۱ حاشیہ۴ جلد ثانی)

چوری اور سینہ زوری کی مثل یہیں صادق آتی ہے کہ دار قطنی جس میں امام محمد باقر کا قول نقل کیا ہے' اسی صفحہ کے حاشیہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ دونوں راوی ضعیف ہیں' ان سے استدلال قطعی نہ کریں' مگر مرزائی ہیں کہ ''میٹھا میٹھا ہپ ہپ' کڑوا کڑوا تھو تھو۔''

میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۶۲ پر عمرو بن شمر کے

بارے میں لکھا ہے کہ:"لیس بشی' زائغ' کذاب' رافضی' منکر الحدیث لا یکتب حدیثہ' متروک الحدیث" وغیرہ' اس طرح کے القاب سے نوازا ہے' معلوم ہوا کہ اس قدر ضعیف راوی سے روایت کو لینا کسی بھی طرح عقل کے مناسب نہیں۔

مرزائی مغالطہ:

بہر کیف ان دلائل سے معلوم ہوا کہ یہ قول مرزائیوں کے حق میں نہیں جاتا' لیکن پھر بھی مرزائی حضرات امام باقرؒ کے قول کو حدیث ثابت کرنے کے لئے دیگر کتابوں کا حوالہ دیتے پھرتے ہیں' مثلاً ایک مرزائی پنڈت نے لکھا ہے کہ:

"ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں اور یہ صداقت کے دونوں نشان کبھی کسی کے لئے جب سے دنیا بنی ہے ظاہر نہیں ہوئے: رمضان میں چاند کو گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات کو اور سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن کو سورج گرہن لگے گا۔ چنانچہ یہ گرہن ۱۸۹۴ء میں لگا یعنی چاند کی تیرہ' چودہ' پندرہ تاریخوں میں سے تیرہ تاریخ کو رمضان کے مہینہ میں چاند کو اور ستائیس' اٹھائیس' انتیس تاریخوں میں سے اٹھائیس تاریخ کو ماہ رمضان میں سورج کو گرہن لگا۔" (مکمل تبلیغی پاکٹ بک ص ۳۲۶)

اور آگے چل کر پھر لکھتا ہے کہ:

یہ حدیث مندرجہ ذیل کتب میں پائی جاتی ہے جس سے اس کی صحت کا پتہ چلتا ہے:

(۱) دار قطنی ص ۱۸۸ ج اول' (۲) فتاوی حدیثیہ حافظ ابن حجر مکی رحمہ اللہ' (۳) احوال الآخرہ حافظ محمد لکھو کے ص ۲۳' (۴) آخری گت مولوی محمد رمضان' (۵) حجج الکرامہ از نواب صدیق حسن ص ۳۴۴' (۶) عقائد الاسلام مولانا عبدالحق صاحبؒ محدث دہلوی' (۷) قیامت نامہ فارسی و علامات قیامت شاہ رفیع الدین صاحبؒ' (۸) اقتراب الساعۃ نواب نور الحسن ص ۱۰۶' (۹) مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ جلد ۲ ص ۱۳۲' اکمال الدین ص ۳۴۸ وغیرہ۔

جواب: مرزائیوں کے پاس اس سلسلہ میں سوائے مکر وفریب کے اور کچھ بھی نہیں' جب کہ بندہ کی تحقیق اس سلسلہ میں جو ہے وہ اس طرح پر ہے:

۱:...... دار قطنی کی روایت از روئے روایت کیا بروئے درایت ہر دو طرح جھوٹی' بناوٹی اور جعلی ہے' روایت کی رو سے یوں کہ اس کے راوی عمرو بن شمر و جابر کو ضعیف کہا گیا ہے اور روایت کی رو سے اس حدیث کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی خود لکھتا ہے کہ اس سلسلہ میں "لا مہدی الا عیسیٰ" کے علاوہ کوئی حدیث صحیح نہیں' سب ضعیف ہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۴۰۶)

۲:...... اگر بالفرض امام باقرؒ کے قول کو مان بھی لیں تب بھی یہ مرزائی مناظر کے حق میں نہیں جاتا' کیونکہ اس میں چاند و گرہن رمضان کے نصف میں ذکر کیا گیا ہے' جبکہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں چاند گرہن رمضان کی تیرھویں تاریخ اور سورج گرہن رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ کو ہوا ہے اور اسی قول کو وہ تمام حضرات نقل کرتے ہیں' جن کا مرزائی حوالہ دیتے ہیں' چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

کتاب "اقتراب الساعۃ":...... مرزائی پنڈت نے اس کتاب کا بھی حوالہ دیا ہے' لیکن جب بندہ نے رجوع کرکے دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہے:

"رمضان میں سورج چاند کو گہن لگنا یہ روایت امام محمد باقر سے ہے' انہوں نے کہا کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشانیاں ہیں کہ جب سے خدا نے آسمان زمین کو پیدا کیا ہے آج تک نہیں ہوئیں' ایک یہ کہ پہلی رات رمضان کو کسوف قمر ہوگا' دوسرے نصف رمضان میں سورج کو گہن لگے گا۔" (اقتراب الساعۃ ص ۱۰۶)

اس قول سے بھی مرزائی دلیل ثابت نہیں ہوتی کیونکہ بفرض محال اگر روایت کی سند اور اس کے ضعف و سقم کی بحث کو نظر انداز کرکے بھی دیکھا جائے تو اس میں صاف صاف ذکر ہے کہ چاند گرہن رمضان کی پہلی رات میں اور سورج گرہن رمضان کے نصف میں لگے گا' جبکہ مرزا کے زمانہ میں ایسا نہیں ہوا' یہ مرزائیوں کی بے شرمی و بے حیائی ہے کہ ان بزرگوں کے قول کو کس طرح توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔

کتاب "حجج الکرامہ":...... مرزائی پنڈت نے اس کتاب کا بھی حوالہ دیا' بندہ نے جب کتاب کو دیکھا تو اس میں لکھا ہوا پایا کہ:

"وازانجملہ کسوف قمر در اول شب از رمضان و خسوف شمس در نیمہ آں علی بن عبداللہ بن عباس گفتہ بیروں نیاید مہدی تا آنکہ ظاہر شود از آفتاب علامتی' اخرجہ نعیم بن حماد و ابوالحسن الخیری فی الجزئیات واخرج مثلہ الحافظ ابوبکر بن احمد بن الحسن وابن حماد ایضاً عن کثیر بن مرہ الحضرمی والبیہقی ایضاً و محمد بن علی گفتہ مہدی را دو آیت آست کہ نبودہ از روزیکہ خدا آسمانہا و زمین آفرید کسوف گیرد ماہتاب در شب اول از ماہ رمضان و آفتاب در نصف رمضان واجتماع ایں ہر دو کسوف در ماہے گاہے نبودہ' مجدد الف ثانی در مجلد ثانی گفتہ در زمان ظہور سلطنت مہدی چہاردہم رمضان کسوف شمس خواہد شود و در اول آں ماہ خسوف قمر خلاف عادت زماں

وبرخلاف حساب منجماں انتہی' گویم خسوف قمر نزد اہل نجوم بتقابل شمس برہیئت مخصوص می شود ودر غیر تاریخ سیزدہم وچہاردہم وپانزدہم اتفاق نمی افتد وہم چنیں کسوف شمس نزد اقتران قمر بر شکل خاص در غیر تاریخ بست ہفت' وبست ہشت وبست نہم نمی شود پس وقوع ایں ہر دو در ماہ واحد در غیر تاریخ مذکورہ مخالف حساب نجوم است وغرابت دارد' امااز قدرت قادر قدیر ہیچ مستغرب نیست ودر رسالہ حشریہ نوشتہ علامت ایں قصہ آنست کہ پیش ازیں کہ ماہ رمضان گزشتہ باشد در وے در کسوف شمس وقمر شدہ باشد تتی۔" (آثار قیامت فی حج الکرامہ ص۳۴۴)

نواب صدیق حسن خان صاحب نے اول تو روایت کے ضعف اور سقم سے کوئی بحث نہیں کی' اور نہ ہی اس کو حدیث گردانا' ثانیاً یہ کہ اپنے استدلال میں بالکل صاف الفاظ میں یہ لکھ دیا کہ یہ چاند گرہن رمضان کی اول شب اور سورج گرہن نصف رمضان میں ہوگا' جو آج تک نہیں ہوا' لیکن مرزائی نواب صاحب کے قول کو بدل کر عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو دھوکہ میں ڈال سکیں' مکتوبات امام ربانی کا حوالہ مرزائی پنڈت نے دیا ہے' اس کا مسئلہ بھی یہیں سے حل ہو جاتا ہے کہ حضرت مجدد صاحب نے بھی پہلی اور چودہ رمضان کی تاریخ کا تعین فرمایا ہے۔

کتاب ''عقائد الاسلام'':...... مرزائی پنڈت نے اس کتاب کا بھی حوالہ دیا ہے' لیکن جب بندہ نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو مرزائی پنڈت پر افسوس ہوا کہ اس نے کیوں اس کو دلیل میں پیش کیا جبکہ اس کتاب میں کوئی بھی لفظ مرزائیوں کی دلیل بننے کے لائق نہیں' چنانچہ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

''دوسری علامت یہ ہوگی کہ اس سال جو رمضان ہوگا' اس میں چاند اور سورج کا گہن ہوگا' کذافی ذکرہ مولانا رفیع الدینؒ۔ ابدال عصائب آ کر ان سے بیعت کریں گے اور عرب کی فوج ان کی مدد کے لئے جمع ہوگی اور کعبہ کے دروازے کے آگے جو خزانہ مدفون ہے' جس کو تاج الکعبہ کہتے ہیں' نکالیں گے اور مسلمانوں میں تقسیم فرمادیں گے۔'' (عقائد الاسلام صفحہ ۱۸۲ مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے حضرت امام مہدیؒ کی علامت کو ذکر کیا اور اس کے بعد بتایا کہ عرب کی فوج ان کی مدد کرے گی' اور تاج الکعبہ کو نکال کر مسلمانوں میں تقسیم کردیں گے' لیکن جب ہم مرزائیوں کی طرف دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ عرب کے لوگوں نے مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا' مدد کی بات تو کہاں ہوگی' اور ایک علامت یہ ذکر کی کہ لوگوں میں مال تقسیم کریں گے' لیکن مرزا قادیانی نے تو لوگوں کو دھوکہ دے کر' جھوٹ بول کر ان کا مال غصب کیا۔

کتاب ''علامت قیامت'':...... مرزائی پنڈت نے اس کتاب کا حوالہ دیا' بندہ نے اس کتاب کی طرف رجوع کیا تو مرزائی پنڈت پر ہنسی آئی کہ کیوں کر اس نے کتاب کا حوالہ دیا جبکہ ان کے حق میں ایسی کوئی دلیل اس میں نظر نہیں آئی' چنانچہ آپ حضرات بھی ملاحظہ فرمائیں:

''بقیۃ السیف مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیں گے' عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ کے قریب ہے) پھیل جائے گی' اس وقت مسلمان اس تجسس میں ہوں گے کہ حضرت امام مہدیؒ کو تلاش کرنا چاہئے تا کہ ان مصائب کے دفعیہ کے موجب ہوں اور دشمن کے پنجہ سے نجات دلائیں' حضرت امام مہدیؒ اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے' مگر اس بات کے ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کی انجام دہی کی تکلیف دیں' مکہ معظمہ سے چلے جائیں گے' اس زمانے کے اولیائے کرام وابدال عظام آپ کو تلاش کریں گے' بعض آدمی مہدیت کے جھوٹے دعوے کریں گے' اسی اثنا میں کہ مہدیؓ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے' آدمیوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور جبراً وکرہاً آپ سے بیعت کرلے گی' اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گزشتہ ماہ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگ چکے گا اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ ندا آئے گی: ''ھذا خلیفۃ اللہ المھدی فاستمعوا لہ واطیعوا'' اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لیں گے' حضرت امام مہدیؓ سید اور اولاد فاطمۃ الزہراؓ میں سے ہیں' آپ کا قد و قامت قدرے لانبا' بدن چست' رنگ کھلا ہوا اور چہرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے مشابہ ہوگا' نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے' آپ کا اسم شریف محمدؐ' والد کا نام عبداللہؓ' والدہ کا نام آمنہ ہوگا' زبان میں قدرے لکنت ہوگی' جس کی وجہ سے تنگ دل ہو کر کبھی کبھی ران پر ہاتھ مارتے ہوں گے' آپ کا علم لدنی (خداداد) ہوگا' بیعت کے وقت عمر چالیس سال کی ہوگی' خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ معظمہ چلی آئیں گی' شام' عراق اور یمن کے اولیاء کرام' ابدال عظام آپ کی مصاحبت میں اور ملک عرب کے بے انتہا آدمی آپ کی افواج میں داخل ہو جائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے' جس کو تاج الکعبہ کہتے ہیں' نکال کر مسلمانوں میں تقسیم فرمائیں گے' جب یہ خبر اسلامی دنیا میں منتشر ہوگی تو خراسان سے ایک شخص کہ

جس کے لشکر کا مقدمۃ الجیش منصور نامی (شخص) کے زیر کمان ہوگا' ایک بہت بڑی فوج لے کر آپ کی مدد کے لئے روانہ ہوگا' جو رستہ میں ہی بہت سے عیسائی اور بددینوں کا صفایا کردے گا' وہ سفیانی جو اہل بیت کا دشمن ہوگا' جس کی ننھیال قوم بنو کلب ہوگی' حضرت امام مہدیؒ کے مقابلہ کے واسطے فوج بھیجے گا' جب یہ فوج مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک میدان میں آ کر پہاڑ کے دامن میں مقیم ہوگی تو اسی جگہ اس فوج کے نیک و بدعقیدے والے سب کے سب دھنس جائیں گے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے و عمل کے موافق ہوگا' مگر ان میں سے صرف دو آدمی بچ جائیں گے' ایک حضرت امام مہدیؒ کو اس واقعہ سے مطلع کرے گا اور دوسرا سفیانی کو۔" (علامات قیامت ص ۵/۶ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلویؒ)

مذکورہ بالا کتاب کے اقتباس میں کہیں پر یہ بات نظر نہیں آتی کہ چاند گرہن رمضان کی تیرھویں تاریخ اور سورج گرہن اٹھائیسویں تاریخ کو ہوگا' لیکن جو علامات خاص طور سے ذکر کی گئی ہیں' وہ مرزائی پنڈت کو نظر نہیں آتیں' مرزائی ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں کہ اپنے مطلب کی بات نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اور حقیقت کو چھپالیتے ہیں' ان کے پیر مرزا قادیانی کی بھی یہی عادت رہی ہے کہ وہ حق کو چھپالیتا تھا۔

مرزائی پنڈت نے شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلویؒ کی کتاب "قیامت نامہ فارسی" کا بھی حوالہ دیا ہے' چنانچہ اس کتاب کی طرف رجوع کیا تو اس کتاب کے مترجم حضرت مولانا محمد ابراہیم اعظم داتا پوری نے لکھا ہے کہ:

"اس وقت مسلمان اس دھن میں رہیں گے کہ امام مہدی کو تلاش کرنا چاہئے تاکہ یہ بلا دور ہو اور ان لوگوں کے ہاتھ سے نجات ملے اور حضرت امام مہدی اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے اور اس خوف سے کہ لوگ شاید مجھی کو اس کام کی تکلیف دیں' مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تشریف لے جائیں گے اور اس زمانے کے اولیاء اللہ اور ابدال انہیں تلاش کرتے پھریں گے اور بعضے لوگ مہدی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کریں گے' جس وقت کے امام مہدی علیہ الرضوان رکن اور مقام کے مابین حرم شریف کے طواف میں مشغول ہوں گے' بہتیرے لوگ انہیں پہچان جائیں گے اور ان سے زبردستی خلافت کی بیعت کریں گے' اس واقعے کی پہچان یہ ہے کہ جو رمضان اگلے سال میں گزر چکا ہوگا' اس میں آفتاب اور ماہتاب دونوں کا گہن لگے گا اور بیعت کے وقت آسمان سے آواز آئے گی: "ھذا خلیفة الله المهدی فاستمعوا له واطیعوا۔"

(زلزلۃ الساعۃ ترجمہ قیامت نامہ فارسی ص ۶/۷)

اس اقتباس میں کہیں پر بھی یہ نہیں لکھا کہ رمضان المبارک کی تیرھویں تاریخ کو چاند گرہن اور اٹھائیسویں تاریخ کو سورج گرہن ہوگا' بلکہ مطلق گرہن لکھا ہے کہ رمضان المبارک میں ہوگا' یہ مرزائیوں کی بے حیائی کی دلیل ہے کہ اپنے مطلب کی بات نکال لیتے ہیں اور باقی کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں' حالانکہ علامت مہدی میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مکہ اور مدینہ میں ظاہر ہوں گے اور حرم شریف کا طواف کریں گے' ان کے حق میں آسمان سے گواہی کی آواز آئے گی' اولیاء اللہ اور ابدال ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے وغیرہ وغیرہ۔

ناظرین کرام! مرزائی تمام علامات کو چھوڑ کر صرف کسوف و خسوف کا ذکر کرتے ہیں' شاید دیگر علامات کو دیکھتے وقت مرزائی آنکھوں کی بینائی سے محروم ہوجاتے ہیں' یہی وجہ ہے کہ ان کو دوسری وہ علامات جو احادیث صحیحہ میں ذکر کی گئیں ہیں' نظر نہیں آتیں اور جو علامات نظر آتی ہیں' اس میں بھی لکھا کچھ ہے اور مرزائی پڑھتے کچھ اور ہیں۔

مرزائی عذر:...... مرزائی یہ کہتے ہیں کہ قانون قدرت ہے کہ چاند گرہن ہمیشہ ۱۳' ۱۴ اور ۱۵ تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ میں اور سورج گرہن ہمیشہ ۲۷' ۲۸ اور ۲۹ تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ میں ہوگا' لہٰذا "اول لیلۃ" سے مراد ۱۳ تاریخ اور "نصف منہ" سے مراد ۲۸ تاریخ ہوئی اور اس قسم کا گرہن مرزا صاحب کے زمانہ میں واقع ہوا جو کہ امام باقر کے قول کے مطابق ہے۔

جواب:...... قادیانیوں کی یہ دلیل اس لئے باطل ہے کہ روایت میں دو مرتبہ جملہ آیا ہے: "لم تکونا منذ خلق الله السموٰت والارض" یعنی مہدی کے نشان میں یہ ہے کہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں کبھی ایسا واقع نہیں ہوا' یہ قول اسی صورت میں صحیح ہوسکتا ہے جب ہم اسے ظاہری الفاظ کے مطابق رکھیں' یعنی رمضان کی پہلی رات اور نصف رمضان مراد لیں کیونکہ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں ان تاریخوں میں کبھی گرہن واقع نہیں ہوا۔ ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن مرزا قادیانی سے پہلے ہزاروں مرتبہ لگ چکا ہے۔ چنانچہ مسٹر کیتھ کی کتاب Use of the Globes (یوز آف دی گلوبز) اور حدائق النجوم فارسی دونوں کتابوں میں ۱۸۰۱ء سے لے کر ۱۹۰۱ء تک ایک صدی کے گرہنوں کی فہرست دی گئی ہے' جس کو حضرت مولانا سید ابواحمد رحمانی " نے اپنی کتاب "دوسری شہادت آسمانی" میں صفحہ ۱۵ سے صفحہ

۴۰ تک تفصیل سے ذکر کیا ہے‘ ان میں ۴۵ سال کے قلیل عرصہ پر خاص طور پر نشان لگا کر یہ بتادیا کہ اس عرصہ میں تین مرتبہ ان تمام صفات کے ساتھ گرہن واقع ہوئے ہیں‘ جس طرح پر مرزائی مراد لیتے ہیں‘ پہلی مرتبہ ۱۸۵۱ء مطابق ۱۲۶۷ھ‘ دوسری مرتبہ ۱۸۹۳ء مطابق ۱۳۱۱ھ‘ تیسری مرتبہ ۱۸۹۵ء مطابق ۱۳۱۲ھ۔

ایک اہم قاعدہ:

انسائیکلو پیڈیا آف برٹینکا کی ستائیسویں جلد میں گرہن کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۶۳ے برس قبل سے ۱۹۰۱ء تک کا ایک تجزیہ لکھا ہے‘ جس کے بعد مرتب لکھتے ہیں کہ: ”ہر ثابت شدہ یا مانا ہوا گہن کے ۲۲۳ برس قبل اور بعد میں اسی قسم کا گہن ہوتا ہے‘ یعنی وہ مانا ہوا معینہ گہن جس وقت اور جس مہینہ میں جس طور کا ہوگا‘ ۲۲۳ برس قبل اور بعد بھی انہیں خصوصیات کے ساتھ ویسا ہی دوسرا گہن ہوگا۔“

(دوسری شہادت آسمانی ص ۳۴)

قارئین کرام! اب اس حساب کی روشنی میں غور کریں کہ جب ۱۲۶۷ھ سے ۱۳۱۲ھ تک قلیل مدت میں تین مرتبہ گرہنوں کا اجتماع رمضان المبارک کی تیرھویں اور اٹھائیسویں تاریخ کو ہوا ہے تو حسب قاعدہ دیکھا جائے کہ کس کس وقت میں گرہنوں کا اجتماع ۱۳/۲۸ رمضان میں ہوا ہے‘ اس کا اندازہ تو ماہر علم نجوم اور تاریخ داں ہی لگا سکتے ہیں؟

نوٹ:...... حضرت مولانا سید ابو احمد رحمانیؒ نے اپنی کتاب ”دوسری شہادت آسمانی“ میں ان لوگوں کا نقشہ بھی دیا ہے جو مدعی نبوت تھے اور ان کے دور میں اس قسم کے گرہن واقع ہوئے۔

ناظرین کرام! ہم پھر امام باقر کے قول کی طرف چلتے ہیں کہ اس میں خود مرزا غلام احمد قادیانی نے کس خیانت سے کام لیا ہے‘ چنانچہ مرزا قادیانی کی خیانت ملاحظہ فرمائیں:

”صحیح دار قطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں: ”ان لمھدینا آیتین الخ“ ترجمہ یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے‘ ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانے میں رمضان کے مہینے میں چاند کا گرہن اس کی اول رات میں ہوگا‘ یعنی تیرھویں تاریخ میں‘ سورج کا گرہن اس کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا‘ یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتداء دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا‘ صرف مہدی معہود کے وقت اس کا ہونا مقدر ہے۔“

(حقیقت الوحی‘ خزائن ص ۲۰۲ ج ۲۲)

واقعی مرزا جی نے سچ کہا ہے کہ صادقوں کے منہ اور ہوتے ہیں‘ کاذبوں کے اور‘ بھلا متن میں مہدی کے ساتھ رسول اور نبی کا لفظ کہاں ہے؟ خدارا! کہیں تو ہیرا پھیری سے باز آجا‘ کہیں تو شرم کر‘ ہر جگہ دجل اور فریب مکاری سے کام نہیں لینا چاہئے‘ مرزا جی! دار قطنی یقیناً حدیث کی کتابوں میں مصدر اصلی کا درجہ رکھتی ہے‘ لیکن آج تک کسی محدث نے دار قطنی کو صحیح نہیں کہا‘ صحیح بخاری تو ہے‘ صحیح مسلم ہے‘ صحیح ابن حبان ہے‘ مگر صحیح دار قطنی؟ آج تک من خلق السموات والارض کسی نے دار قطنی کو ”الصحیح“ نہیں کہا‘ نہ ہی کسی نے لکھا ہے‘ آخر کچھ تو شرم کرنی چاہیے:

ڈھیٹ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

مرزائیوں کے پاس صرف یہی ایک قول تھا‘ جس سے وہ دلیل پکڑتے تھے‘ لیکن تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ قول خود مرزائیوں کے خلاف ہے‘ لیکن مرزائیوں کی بے شرمی دیکھئے کہ ماننے کا نام ہی نہیں لیتے۔

محترم قارئین کرام! امام مہدی کی علامات جو احادیث میں ذکر کی گئیں ہیں‘ ان کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھتے ہیں:

(۱) امام مہدی کا نام محمد ہوگا‘ جبکہ مرزا کا نام غلام احمد ہے‘ (۲) ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا جبکہ مرزا کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ ہے‘ (۳) وہ حسنی سید ہوں گے جبکہ مرزا مغل برلاس ہے‘ (۴) ان کا وطن مدینہ ہوگا جبکہ مرزا‘ قادیان کا رہنے والا تھا‘ (۵) ان کا علم لدنی ہوگا‘ لیکن مرزا نے استادوں سے پڑھا‘ (۶) وہ نصاریٰ سے جنگ کریں گے جبکہ مرزا جی نے اپنی ساری زندگی انگریزوں کی خوشامد میں صرف کی‘ (۷) امام مہدی کے ہاتھ پر لوگ مکہ میں بیعت کریں گے‘ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ساری زندگی خواب میں بھی مکہ یا مدینہ جانا نصیب نہ ہوا ہوگا‘ (۸) امام مہدی چالیس سال کی عمر میں ظاہر ہوں گے اور پھر تقریباً سات یا نو سال زندہ رہیں گے‘ لیکن مرزا نے اپنی مہدویت کا دعویٰ تقریباً ۴۸ سال کی عمر میں کیا اور پھر اکیس سال تک زندہ رہا‘ (۹) امام مہدی تمام عالم کے مسلمانوں کے خلیفہ اور حاکم ہوں گے‘ لیکن مرزا کو اپنے وطن قادیان میں بھی لوگوں نے تسلیم نہ کیا حتیٰ کہ اس کی بیوی اور بیٹے نے بھی قبول نہیں کیا‘ (۱۰) امام مہدی کی عمر زیادہ سے زیادہ ۴۹ سال ہوگی‘ لیکن مرزا قادیانی ۶۹ سال کی عمر میں مرا۔

ناظرین کرام! اب فیصلہ آپ کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی معہود ہے یا دجال و کذاب‘ لعین و مردود؟

☆☆.........☆☆

موت کی دُعا

افتخار احمد بھٹی' جرمنی

قادیانی جماعت کولون (جرمنی) میں متعین مربی ڈاکٹر جلال شمس قادیانی نے جو حال ہی میں امریکا کی یاترا سے واپس لوٹے ہیں' اپنے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ امریکا میں جب انہوں نے انگریزی میں تقریر کی تو وہاں کے لوگ عش عش کر اٹھے' ماشاء اللہ ان کی لیاقت کا اعتراف تو پوری جماعت کو ہے اور ہو بھی کیوں نہ؟ اس لطیفہ سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ آپ کس جاہ و جلال کے ساتھ انگریزی زبان سے دست و گریبان ہوئے ہوں گے۔ ایک صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ وہ لندن گئے اور وہاں ایک انگریز کے ساتھ فر فر انگریزی میں باتیں شروع کر دیں اور وہ انگریز ہکا بکا رہ گیا جب میں نے اپنی بات ختم کی تو وہ کہنے لگا:

"Sorry I don't know french, hehehe"

جب سے محترم جاہ و جلال کولون تشریف لائے ہیں' جماعت ترقی کی راہوں پر گامزن ہے' جس عبادت میں کبھی چار سو افراد نماز جمعہ ادا کرنے آتے تھے اب بفضلہ تعالیٰ ان کی محنتوں اور کاوشوں کی بدولت صرف چالیس پچاس افراد آتے ہیں۔ (الحمدللہ!) یہ سب آپ کی لیاقت اور روحانیت کا نتیجہ ہے' آپ جیسے خطیب اعظم دنیا میں کبھی کبھار ہی پیدا ہوتے ہیں۔

مربی صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ مورخہ ۱۵/اگست ۲۰۰۰ء کو محمد مالک زعیم انصار اللہ جماعت پل ہائم کے گھر ایک مناظرہ ہوا تھا' جس میں مسلمانوں کی نمائندگی مولانا منظور احمد الحسینی مرحوم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ اور امیر جرمنی مولانا مشتاق الرحمن صاحب نے کی تھی اور قادیانیوں کی طرف سے یہ سعادت آپ کو اور امیر جماعت ناروائیجن ڈاکٹر بشارت احمد کو حاصل ہوئی تھی طے یہ پایا تھا کہ مسلمانوں کی طرف سے مولانا حسینی صاحب اور قادیانیوں کی جانب سے آپ بولیں گے محمد مالک صاحب نے مناظرہ کے آغاز میں کھڑے ہوکر یہ وضاحت کی تھی کہ انہوں نے جب قادیانیت قبول کی تھی تو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور امام مہدی کے مدعی کی حیثیت میں مانا تھا' جبکہ انہیں بعد میں معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے نبی اور رسول ہی نہیں بلکہ محمد ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ یہ جان کر انہوں نے چندہ دینا بند کر دیا اور کہا کہ وہ اس وقت تک چندہ نہیں دیں گے جب تک جماعت مرزا قادیانی کی سچائی ثابت نہ کر دے اور آج اس مناظرے کی بحث سن کر وہ یہ فیصلہ کریں گے کہ ان کا عقیدہ کیا ہوگا۔

قادیانی جماعت میں اس سے قبل ایسی کوئی روایت تو نہیں ملتی' مگر مالک صاحب چونکہ ایک خوشحال بزنس مین تھے اور بہت زیادہ چندہ دینے والوں میں سے تھے' اس لئے روپے کی لالچ آپ جیسے مناظر قادیانیت کو تقدیر گھیر کر وہاں لے گئی' اپنے برابر کے پہلوان کا مقابلہ آپ پہلی بار کر رہے تھے' اس سے قبل آپ کا واسطہ بچارے مظلوم سہمے ہوئے غلاموں سے ہی ہوتا رہا تھا' جہاں آپ جاہ و جلال کے اکبر اعظم بنے ہوئے تھے' وہاں موجود ہر شخص نے دیکھا کہ آپ چند ہی منٹ میں ڈھیر ہوگئے' مولانا منظور احمد الحسینی صاحب دلائل کے انبار لگاتے رہے اور آپ بار بار پانی منگوا کر پیتے رہے' مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نے علم و عرفان کی بارش برسادی' دلائل کے کوہ ہمالہ کھڑے کر دیئے' ایمان کی بجلیاں چمکا دیں اور جماعت کا انجر پنجر توڑ کر رکھ دیا' انہوں نے مرزا قادیانی کی نبوت کو ایسی پٹخیاں دیں کہ آپ کے ساتھ آئے ہوئے تمام قادیانیوں کے منہ سوکھے بینگنوں کی طرح لٹک گئے' وہ سب بغلیں جھانک رہے تھے اور بغلیں انہیں جھانک رہی تھیں۔

مناظرے کے اختتام پر محمد مالک صاحب نے کھڑے ہوکر یہ اعلان کیا کہ دونوں طرف کی بحث سننے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قادیانیت ایک جھوٹا اور خود ساختہ عقیدہ ہے جو کہ سراسر کفر ہے اور آج سے میں اس جھوٹے عقیدے اور نبی پر لعنت بھیجتے ہوئے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہوں' مسلمانوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور ایک دوسرے کو مبارک باد دی' جبکہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت سر جھکائے نظریں نیچی کئے میز پر سجا کھانا چھوڑ کر باہر نکل گئے۔

ڈاکٹر جلال شمس قادیانی آپ کو یاد ہوگا کہ دوران بحث جب مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی رگ جان پکڑ لی اور وہ وبائی ہیضے سے ہلاک ہوا۔ آپ نے جواباً فرمایا کہ

مولانا آپ حضرت مسیح موعود کی اہانت کر رہے ہیں' یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو ذلیل کرے گا اور آپ ہلاک ہوں گے اور نشان عبرت ہوں گے' آپ نے اور مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نے اپنی بات بار بار دہرائی۔

ڈاکٹر جلال شمس قادیانی صاحب مولانا منظور احمد الحسینی صاحب مورخہ ۱۳/جنوری ۲۰۰۵ء کو مدینہ منورہ میں حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے ۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ حج کے سفر پر تھے' مدینہ منورہ میں وفات ہوئی' جمعہ کے روز مسجد نبوی میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور جنت البقیع میں تدفین ہوئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دعا یہ تھی:

''اے اللہ! میں تیری راہ میں شہادت چاہتا ہوں اور موت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں چاہتا ہوں۔''

مولانا منظور احمد الحسینی صاحب کا معاملہ اس دعا کو پورا کر رہا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھر سے نکلے ہوئے تھے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں ان کی وفات ہوئی اور پھر حدیث نبوی ہے:

''جو شخص جس حال میں دنیا سے رخصت ہوگا' قیامت کے روز اسے اسی حال میں اٹھایا جائے گا۔''

اب مولانا منظور احمد الحسینی صاحب احرام باندھے قبر سے ''لبیک اللھم لبیک'' کہتے ہوئے اٹھیں گے' ڈاکٹر جلال شمس صاحب اگر یہ ذلت کی موت ہے تو ہر مسلمان اس موت کی تمنا کرتا ہے' اور آپ کے ساتھ آئے ہوئے تمام قادیانیوں نے ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی تھی کہ: ''اے اللہ! ہمیں حضرت مسیح موعود جیسی موت عطا فرما'' اب ایک نظر قادیانی حضرت مسیح کی وفات پر ڈالتے ہیں۔

سیرت المہدی حصہ اول کی روایت نمبر ۱۲ جو صفحہ ۹ سے شروع ہو کر ۱۳ پر ختم ہوتی ہے اس کا کچھ حصہ: ''یہ واقعہ برانڈرتھ روڈ لاہور کا ہے' حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا...... کچھ دیر بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لئے پاخانہ تشریف لے گئے...... آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے...... اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے...... اور حالت دگرگوں ہوگئی...... اسی حالت میں آپ کی وفات ہوگئی۔''

مرزا صاحب کا ایک الہام تھا کہ ہم مکہ یا مدینہ

باقی صفحہ 10 پر

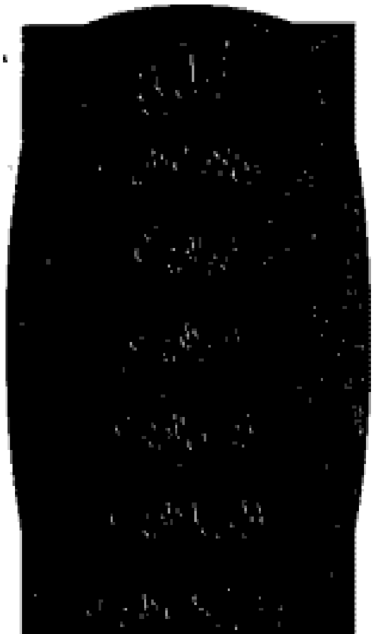

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ:

این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک ''جی'' برکات حیدری' ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

حضرت دین پوریؒ اور فتنہ مرزائیت

مفتی عبدالکریم دین پوری

قطب الاقطاب‘ سراج الاتقیاء‘ قدوۃ السالکین حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری قدس سرہ تقریباً ۱۸۳۵ء بمطابق ۱۲۵۱ھ بمقام موضع عالے خان شرقی ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ ظاہری علوم شرح جامی کی حد تک حاصل کئے‘ جبکہ سلسلہ قادریہ راشدیہ کے نامور بزرگ سید العارفین حضرت حافظ محمد صدیق بھرچونڈوی قدس سرہ سے باطنی علوم میں سمندر کے سمندر چڑھائے‘ اور خلافت کا پروانہ بھی حاصل کیا۔ حضرت حافظ محمد صدیق بھرچونڈوی قدس سرہ سلسلہ قادریہ راشدیہ کے عظیم المرتبت بزرگ ہیں۔

حضرت دین پوری نور اللہ مرقدہ کو خلاق عالم نے طویل عمر (تقریباً ایک سوایک سال) عطا فرمائی تھی۔ آپؒ نے زندگی بھر ہزارہا گم کردہ راہ ہدایت کو صراط مستقیم پر گامزن کیا‘ اور سینکڑوں رسومات و بدعات کا قلع قمع کیا‘ دین پور شریف نامی اسم بامسمّیٰ بستی بسائی‘ جہاں خلق خدا کو ”اللہ‘ اللہ ہو‘ ہو“ کی تلقین کرائی جاتی‘ متلاشیان حق کے باطنی اور روحانی امراض کا علاج کیا جاتا اور جہاد و حریت کا عملی سبق پڑھایا جاتا۔

یہیں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ کو خلافت دی گئی‘ یہیں شیخ التفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوری‘ امام العارفین‘ اسوۃ الصالحین حضرت مولانا عبدالہادی دین پوری‘ حافظ القرآن والحدیث‘ امیر العلماء حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمہم اللہ رحمۃ واسعۃ نے سلوک و احسان‘ تزکیہ و تصوف اور اصلاح و ارشاد کی منازل طے کیں۔

حضرت دین پوری رحمہ اللہ کی زندگی کے آخری ایام میں فتنہ مرزائیت نے مشرقی پنجاب میں جنم لیا اور وہیں نشوونما پائی‘ علماء پنجاب اس فتنہ کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے میدان عمل میں آگئے‘ لیکن انگریزی سرکار نے اپنے اس خودکاشتہ پودے کی مکمل آبیاری کرنا شروع کردی‘ یوں انگریز کا یہ خودکاشتہ پودا پھلتا پھولتا رہا‘ حضرت دین پوری نور اللہ مرقدہ نے اہل پنجاب کو اس خطرناک فتنہ سے خبردار کیا‘ آپ نے قصر ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے والوں کے خلاف اپنی خاص توجہات مبذول فرمائی تھیں۔ حضرت دین پوری نور اللہ مرقدہ کے پوتے محترم حامی عبیدی (میاں خلیل احمد دین پوری) رقم طراز ہیں:

”پنجاب کے آخری سفر میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ حضرت (دین پوریؒ) سے ملے تو آپؒ نے ان کو اس طرف خاص توجہ دلائی‘ جب مولانا مرحوم آپؒ کی مجلس سے اٹھ کر گئے تو اپنے ساتھی سے فرمایا: حضرت بہت ضعیف ہوگئے ہیں اور سفر کے قابل نہیں ہیں‘ ورنہ میرا ارادہ تھا کہ میں آپ کو قادیان لے جاؤں اور ان لوگوں سے کہوں کہ دیکھو! ہمارے آخری نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک امتی غلام کو دیکھو اور اپنے نبی کو بھی دیکھو‘ کیا عجب وہ لوگ حضرت کا چہرہ انور ہی دیکھ کر مسلمان ہوجاتے۔“ (ید بیضاء ص۱۹۸)

فتنہ مرزائیت کے تعاقب کے سلسلہ میں محترم حامی عبیدی مزید وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”حضرتؒ کی عمر کا آخری زمانہ (۱۹۳۲ء) تھا کہ مرزائیت کے خلاف بہاولپور ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ مسلم عوام کی توجہ کا مرکز بن گیا‘ یہ ایک تنسیخ نکاح کا پرانا مقدمہ تھا جو ابتداء میں بہاولپور کی مختلف چھوٹی عدالتوں میں چلتا رہا تھا‘ اور اب ہائیکورٹ میں زیر سماعت تھا‘ مدعیہ مسلمان تھی اور مدعی علیہ مرتد مرزائی تھا‘ مقدمہ نے کچھ ایسی صورت اختیار کرلی تھی کہ فریقین کو اپنے اپنے مذہب کی حقانیت عدالت میں ثابت کرنے کو کہا گیا تھا۔

اس جگہ یہ بیان کردینا بھی ضروری ہے کہ اگرچہ یہ مقدمہ عرصہ سات سال سے چل رہا تھا اور مدعی علیہ فخر و مباہات کے طور پر علانیہ کہا کرتا تھا کہ قادیان کا خزانہ اور منظم جماعت اس کی پشت پر ہے‘ مگر

مسلمانوں نے ہمیشہ اس کو شخصی مقدمہ سمجھے رکھا اور مدعیہ کی مالی امداد میں کبھی کوئی حصہ نہ لیا' عدالت کے اس حکم کے بعد مسلمانانِ بہاولپور میں قدرتاً یہ احساس پیدا ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مدعیہ کا افلاس اور اس کی ناداری اس کو شہادت شرعی پیش کرنے سے قاصر رکھے۔ (رپورٹ مقدمہ بہاولپور)

حضرت (دین پوریؒ) کو جب مقدمہ کی نوعیت واصلیت کا پتہ چلا تو آپ سخت بے چین ہوئے' جماعت (دین پور) کو دامے درمے' قدمے' سخنے اس مقدمہ میں دلچسپی لینے کی تاکید فرمائی' علمائے ہند خصوصاً حضرت (علامہ) انور شاہ (کشمیری) رحمہ اللہ کو توجہ دلائی کہ آپ بہاولپور شہادت کے لئے ضرور تشریف لائیں۔ اسی طرح خود بہاولپور تشریف لے گئے اور تا فیصلہ مقدمہ وہاں میر سراج الدین مرحوم کی کوٹھی پر قیام فرما رہے۔ حضرت (دین پوریؒ) اپنی زندگی میں پہلے کبھی کسی عدالت میں نہیں گئے تھے (نہ مدعی بن کر نہ مدعی علیہ بن کر) مگر اس مقدمہ میں باوجود ضعف' کبرسنی اور جسمانی عوارض کے روزانہ پیشی پر عدالت میں تشریف لے جاتے تھے اور تا برخواست کمرۂ عدالت میں موجود رہتے تھے' آپ کے تصرف باطنی سے جج محمد اکبر خان اکثر حضرتؒ کے چہرہ انور کو تکتا رہتا اور روتا رہتا' اس پر مرزائیوں کے وکلاء نے کئی بار اعتراض کیا اور مرزائی پریس نے خوب واویلا کیا کہ جج صاحب حضرت دین پوریؒ کا عقیدت مند ہے اور آپ کمرۂ عدالت میں اس پر باطنی تصرف فرماتے ہیں' لہٰذا ان کو عدالت میں نہ بیٹھنے دیا جائے' اس کے علاوہ سرکار ہند انگریزی سے بھی مداخلت کی اپیلیں کی گئیں۔''

(ید بیضا' ص ۱۹۸' ۱۹۹)

حضرت دین پوریؒ کی توجہات اور دیگر علمائے کرام کی سعی کی برکت سے اس تاریخی مقدمہ میں امت مسلمہ کو شاندار فتح اور بہت بڑی کامیابی نصیب ہوئی' اور دشمنانِ ختم نبوت کو عبرتناک' ذلت آمیز شکست سے دوچار ہونا پڑا' اس طرح بہاولپور میں واقع ہائیکورٹ کو سب سے پہلے یہ اعزاز و شرف حاصل ہوا کہ اس نے باضابطہ طور پر منکرین ختم نبوت کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا' یہ عدالتی فیصلہ تاریخ میں ایک یادگار فیصلہ ہے۔

☆☆..............☆☆

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

شکر نعمت ایک عظیم عبادت

علامہ عبدالصمد صارم

اللہ جو اصدق القائلین ہے' فرماتا ہے کہ شکر کرنے پر زیادہ دیں گے' یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہو سکتا' البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ بظاہر اضافہ نہ ہو یا شکر کرنے پر بھی نقصان ہی نقصان اٹھانا پڑا ہو مگر اضافہ تو ضرور ملے گا اور وعدہ خداوندی جو ٹھہرا' یہاں نہیں تو وہاں شکر کا بدلہ ضرور دیا جائے گا' شکر ضائع نہیں جائے گا اور ناشکرے کو وہاں کچھ بھی نہیں ملے گا' ہو سکتا ہے کہ ایک ناشکرا' شکر گزار انسان کی نسبت اس دنیا میں زیادہ سرسبز و شاداب ہو مگر وہ شکر گزار ہوتا تو شاید اسے اور زیادہ ملتا کہ لوگ اس پر رشک کرتے۔

شکر تین طرح سے کیا جاتا ہے: زبان سے' دل سے' اعضاء سے۔ زبانی شکر تو عام طور پر ہم رات دن کرتے ہیں' لیکن اگر دل کو بھی ادائے شکر میں شریک کر لیا جائے تو یہ دوسرا شکریہ ہو جاتا ہے' یعنی دل سے بھی شکر ادا کیا جائے' نئی تہذیب میں صرف زبانی شکریہ مروج ہے' دل میں کچھ نہیں ہوتا بلکہ عداوت بھری ہوتی ہے اور زبان پر کلمہ شکر ہوتا ہے' کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم اپنے محسن کے شکریہ کے لئے زبان نہیں ہلاتے مگر دل سے اس کے شکر گزار ہوتے ہیں' یہ دل کا شکریہ ہے جس میں شکریہ زبانی شریک نہیں ہے' بعض اوقات محسن کا شکریہ نہ زبان سے ادا کرتے ہیں نہ دل سے بلکہ ہاتھ وغیرہ سے شکریہ ادا کرتے ہیں' جیسے بطور شکریہ سینے پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں یا اس کے سامنے جھک جاتے تھے یا سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔ ہم اپنے مالک و خالق کا شکریہ زبان' دل اور اعضاء سے ادا کرتے رہتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جب فتح کی خوشخبری سنائی جاتی تو آپ سجدہ ریز ہو جاتے اور فرماتے: اگر مجھے اس سے بہتر طریقہ شکر کا علم ہوتا تو اسی طرح کرتا' آنکھ کا شکریہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو نہ دیکھے اور نہ ہی پڑھے۔ کان کا حقیقی شکریہ ہے کہ اس سے جھوٹ' چغلی' غیبت' فحش باتیں نہ سنے بلکہ کلام اللہ اور کلام رسول اللہ اور فکر دین و آخرت پیدا کرنے والے بیانات و تقاریر سنے' زبان کا شکریہ ہے کہ اس سے دل آزار و دل خراش گفتگو نہ کرے' جھوٹ نہ بولے' غیبت' چغلی نہ کرے' بہتان نہ باندھے' فحش بے ہودہ کلام نہ کرے' یہ زبان کا حقیقی شکر ہے۔

ہاتھ کا حقیقی شکریہ ہے کہ اس سے یتیم کے آنسو پونچھے' ضعیف و ناتواں کی مدد کرے' محتاج خدمت لوگوں کا بوجھ اٹھائے' بے سہارا کو سہارا دے' نابینا کا ہاتھ پکڑے' ظالم کو ظلم سے روکے' پورا تولے' پورا ناپے' دستکار ہے تو اپنے فن میں دیانت و امانت کو ملحوظ رکھے' لکھاری ہے تو اپنے قلم کو فحش نگاری سے آلودہ نہ کرے' امراء و حکام کی قصیدہ خوانی سے گندہ نہ کرے ورنہ اس سے وہ گھسیارہ بہتر ہے جو گھاس کھود کر رزق حلال کماتا ہے بلکہ وہ خاکروب بہتر ہے جو اپنی جھاڑو سے گندگی و غلاظت کو سمیٹتا ہے اور یہ اپنے خبث باطن کو صفحہ قرطاس پر بکھیرتا ہے' علیٰ ہذا باقی اعضاء۔

وہ "خالق و رزاق" جو یہ کہتا ہے کہ میں تمہارے شکریہ کو قبول کرتا ہوں' ایسے کرم فرما کا شکریہ ادا کرنے میں کیا خسارہ ہے؟ اور کیا مصیبت یا دشواری ہے؟ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی تحریر فرماتے ہیں: ایک عابد و زاہد انسان اگر ٹھنڈے پانی پی پرہیز کرتا ہے اور ہمیشہ نفس کشی کے لئے گرم پانی پی کر شکریہ ادا کرتا ہے' ایسے شخص سے اس شخص کا شکریہ بڑھا ہوا ہے جو ٹھنڈا میٹھا پانی پی کر خدا کا شکریہ ادا کرتا ہے' کیونکہ اس کا شکریہ دل کی ایسی گہرائیوں سے نکلا ہے کہ گرم پانی پینے والے زاہد کے دل سے ایسا شکر نہیں نکل سکتا۔

اس بات کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ دراصل شکریہ تو وہ ہے جو تہہ دل سے نکلے' تہذیب جدید جس طرح اندر سے بالکل کھوکھلی ہے' اسی طرح اس کا "تھینک یو" بھی بے بنیاد ہے جو ایک رسم سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے' کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم جس کے ساتھ احسان کرتے ہیں وہ ایک لفظ بھی شکریہ کا اپنی زبان سے ادا نہیں کرتا' نہ کسی عضو سے اس کا اظہار کرتا ہے اور دل کی بات سے ہم "ناآشنا" ہیں' مگر اس کی نگاہوں سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ ہمارا بے

حد ممنون ہے' یعنی کبھی شکریہ کا اظہار آنکھوں سے بھی ہوتا ہے' ایک شخص جو مر رہا ہے' نہ زبان سے بول سکتا ہے' نہ ہاتھوں سے شکریہ کے طور پر آپ کو سلام کر سکتا ہے مگر اس کی نگاہیں بتا دیتی ہیں کہ وہ بے حد شکر گزار ہے' ایک کتا جو پیاس سے جاں بلب ہو آپ اسے پانی پلا دیتے ہیں' وہ گونگا ہے' زبان سے شکریہ ادا نہیں کر سکتا' دم ہلانے کی سکت رہی نہیں' مگر اس کی آنکھیں دلی شکریے سے ہمیں خبردار کر دیتی ہیں' کبھی ہمارا احسان اتنا عظیم ہوتا ہے کہ ہمارے دوست یا عزیز کی زبان شکر ادا کرنے سے گنگ ہو جاتی ہے' وہ بہت کچھ کہنا چاہتا ہے مگر کہہ نہیں پاتا' ایسی صورت میں دوستوں کو ناشکرا نہ سمجھو۔

بعض اوقات ہم اپنے محسن کا شکریہ ادا تو کر دیتے ہیں مگر وہ شکریہ قبول نہیں ہوتا یا اس کی قدر نہیں کی جاتی مگر "الشکور" کی بارگاہ ایسی ہے کہ وہاں پر شکریہ درجہ قبول پاتا ہے' اس کی پوری پوری قدر کی جاتی ہے اور اس کے عوض مزید دیا جاتا ہے' لہٰذا ایسی ذات کا شکریہ تو منفعت ہی منفعت ہے' یہاں شکریے کے رائیگاں جانے کا کوئی خدشہ نہیں اور نہ ہی اس کے بے قدر ہونے کا کوئی اندیشہ ہے۔

نعمت پر شکر تو بہت ہی آسان ہے مگر مصیبت پر شکر کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے' اہل اللہ مصیبت پر بھی اس کا شکر ادا کیا کرتے تھے' بیماری پر بھی اور تکالیف پر بھی کہ دوست نے یاد تو کیا' درد سے آہ آہ کرتے جاتے اور ہنستے جاتے ہیں کہ یار نے یاد تو کیا:

لطف تجن دم بدم قہر تجن گاہ گاہ
ایں بھی تجن واہ واہ اوں بھی تجن واہ واہ

حضرت ایوب علیہ السلام کے بارہ چودہ بیٹے مکان کی چھت کے نیچے دب کر مر گئے تھے' کاروبار برباد ہوا' مالی مویشی ختم ہوئے' زمیندارہ گیا' مال و دولت کی جگہ فقر و فاقے نے لے لی' رئیس اعظم سے فقیر اعظم ہو گئے مگر ہمیشہ اس کا شکر ہی ادا کرتے رہے' ایک جان بچ رہی تھی' وہ بھی گل سڑ گئی' تب بھی وہ بندہ خدا شکر ہی کرتے رہے' ان کے اس شکریے کا یہ نتیجہ نکلا کہ پھر پہلے سے زیادہ بیٹے' مال مویشی' دولت' عزت اور زمیندارہ مل گیا' اگر شکر نہ کرتے تو نہ یہاں کچھ ملتا نہ وہاں' شکر کی بدولت دنیا میں نبوت و دولت ملی اور آخرت میں تو نہ جانے کیا کچھ ملا ہوگا۔

ایک اللہ والے کو چیتے نے حملہ کر کے زخمی کر دیا تھا' نہر کے کنارے پڑے ہوئے تھے' جسم سے خون نکل رہا تھا' مگر زبان سے حمد و ثناء کے ترانے نکل رہے تھے' کسی شخص نے کہا: حضرت! کیا یہ مقام شکر ہے؟ کہ یوں بے یار و مددگار پڑے ہو' زخموں سے خون ٹپک رہا ہے؟ فرمایا: شکر کیوں نہ کروں کہ مبتلائے مصیبت ہوں' گرفتار معصیت (گناہ) نہیں۔ ☆......☆

عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا

سکھر (رپورٹ......محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کے ایمان کی اساس ہے۔ اس عقیدہ پر غیر متزلزل ایمان کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ امت مسلمہ کے مسلمانوں کو کلمہ' قرآن' حدیث' نماز' حج' روزہ سمیت تمام دین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے سبب ملا ہے۔ چودہ سو سال سے امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی عقیدۂ ختم نبوت پر قدغن لگائے گا وہ اللہ تعالیٰ سے جنگ اور روز قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے سمیت دائرۂ اسلام سے خارج ہوگا۔ جو شخص بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کا ساتھ دے گا وہ بھی کافر اور مرتد کہلائے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مرکزی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی اسمبلیوں' سابقہ وزرائے اعظم' حالیہ وزیر اعظم' امت مسلمہ' مسلم حکمرانوں' کراچی تا خیبر اور گوادر تا کشمیر پاکستان کے عوام' علمائے کرام' مدارس' مساجد' خانقاہوں کے علمائے کرام سب نے متفقہ طور پر پاسپورٹ میں مذہب کے کالم کی بحالی کا مطالبہ کیا۔ صرف ایک شخص تھا جو اپنی انا کا مسئلہ بنا کر پاسپورٹ میں مذہب کا کالم بحال کرنے میں رکاوٹ بنا رہا۔ یہ سب کچھ جن قوتوں کے اشارے پر کیا گیا' قوم انہیں اچھی طرح جانتی ہے۔ امریکا اور یورپ وہی کھیل پاکستان میں کھیلنا چاہتے ہیں جو انہوں نے یہودیوں کی مدد کر کے انہیں بیت المقدس میں داخل کر کے کھیلا تھا۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 745573

حیات وخدمات

مولانا صوفی اللہ وسایا

مولانا عبدالعزیز لاشاری

دنیا میں بعض لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایسے پیدا کیے جنہیں ایک چھوٹے سے خاندان اور پسماندہ علاقہ میں رہنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایسا مقام دیا کہ پورے علاقہ کے لئے روشنی کے مینار ثابت ہوئے' ان شخصیات میں سے ایک مذہبی شخصیت مولانا صوفی اللہ وسایا رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

مولانا اللہ وسایا صاحب نے ۱۹۳۵ء میں ملک رحیم بخش قوم گھلو کے گھر میں آنکھ کھولی۔ آٹھ سال کی عمر میں والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا' والدہ کی مذہب سے محبت نے آپ میں دینی ذوق اجاگر کیا۔ چنانچہ والدہ نے آٹھ سالہ بچے کو ملک ولی محمد کی سرپرستی میں سمیعہ سادات جو کہ علمی اور روحانی مرکز علاقہ میں مشہور ومعروف تھا' سید غلام سرور کے پاس دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ قرآن پاک اور ابتدائی دینی تعلیم وہاں حاصل کی۔ سید غلام سرور شاہ نے جب مولانا کے دینی ذوق کو دیکھا تو قریبی شہر ڈیرہ غازی خان میں مدرسہ قاسم العلوم پیارے والی مسجد میں داخل کرا دیا' جہاں مولانا صوفی اللہ وسایا' فاضل دیوبند مولانا غلام محمدؒ کی سرپرستی میں ان کے اور مولانا عبدالمالک مدظلہ کے پاس تعلیم حاصل کرتے رہے' تین سال بعد جامعہ خیر المدارس ملتان چلے گئے۔ دورۂ حدیث تک تعلیم وہاں حاصل کی۔ ان کے اساتذہ میں حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد شریف کشمیری اور حضرت مفتی عبدالستار مدظلہ نمایاں ہیں۔ مولانا کے دل میں ابتداء سے ہی قادیانیت کے خلاف نفرت تھی۔ مسجد سراجیاں ملتان میں حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے پاس آنا جانا تھا' اکثر نماز جمعہ مولانا جالندھریؒ کے پاس پڑھتے تھے' مولانا جالندھریؒ کی نظر صوفی اللہ وسایا پر پڑی تو ان سے فرمایا کہ آپ ختم نبوت کے مشن میں شامل ہو جائیں' چنانچہ آپ نے مولانا لال حسین اخترؒ کے پاس ملتان میں رد قادیانیت پر فن مناظرہ کی تعلیم حاصل کی۔ مولانا جالندھریؒ نے ضلع ڈیرہ غازیخان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آپ کو مبلغ مقرر فرمایا۔ اللہ پاک نے مولانا اللہ وسایا کے اندر ایسی صلاحیت رکھی تھی کہ نہ صرف ختم نبوت کے کاز کے حوالے سے کام شروع کیا' بلکہ عظمت صحابہ اور اہل بیتؓ کی عزت و ناموس کے لئے بھی دن رات ایک کر دیا۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کے گستاخان صحابہؓ کو ایسی لگام دی کہ آج تک کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ کوئی گستاخی کرے' قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں' ضلعی انتظامیہ صرف مولانا ہی کو اس مشن میں ہراول دستہ شمار کرتی تھی' مولانا اللہ وسایا نے مشن تحفظ ختم نبوت' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی اس امانت کو پورے ضلع ڈیرہ غازی خان میں بستی' بستی' قریہ' قریہ احسن طریقہ سے پہنچایا' اکابرین ختم نبوت مولانا لال حسین اخترؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ' مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ' مولانا عبدالرحیم اشعرؒ جیسے اکابرین کے تبلیغی دورے کرائے' ختم نبوت کے مشن کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والے بڑے بڑے سرداروں سے ٹکر لی۔ آپ کی ذات ڈیرہ غازی خان میں چلنے والی ہر مذہبی تحریک کی روح رواں تھی۔ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت ڈیرہ غازی خان میں اس انداز سے چلائی کہ حکومت نے پریشان ہو کر انہیں تین ماہ کے لئے نظر بند کر دیا۔ مولانا کے جماعتی احباب اور عزیز و اقارب کو ان سے ملنے تک نہ دیا' تحریک کامیاب ہوئی تو آپ نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دینی شروع کی جس پر کئی قادیانی خاندان مشرف باسلام ہوئے۔ مولانا ضلع ڈیرہ غازی خان میں تمام مکاتب فکر کے علماء کو ایک پلیٹ فارم پر لے آئے' علماء کا مقام ایسا بلند کیا کہ ملک بھر میں اس کی مثال نہیں ملتی' ہر غریب و امیر پر اتنی شفقت کرتے جس کی وجہ سے علاقہ کے لوگ آپ کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے' تحریک نظام مصطفیٰ میں تمام جماعتوں کی طرف سے ضلع میں تحریک کی قیادت کی جس کی وجہ سے حکومت نے گرفتار کیا' مولانا کی گرفتاری پر عوام سراپا احتجاج بن گئے۔ حکومت نے بالآخر انہیں ساہیوال جیل بھیج دیا' رہائی کے بعد آئے دن مولانا پر پابندیاں' گرفتاریاں' نظر بندی حکومت کا معمول بن گئی' لیکن استقامت و بردباری سے بخوشی انہیں برداشت کرتے رہے' کوئی ظالم جابر سردار' وڈیرہ' امیر ان کا سامنا کرنے کی

جرأت نہ کرسکتا تھا‘ حق گوئی مولانا کے رگ وریشہ میں اسی طرح سرائیت کئے ہوئے تھی کہ ہر مظلوم مولانا کا سہارا لیتا‘ دن ہوتا یا رات آپ نے کبھی کسی غریب‘ مظلوم کی مدد سے انکار نہ کیا۔ ڈیرہ غازیخان کی انتظامیہ ڈی آئی جی‘ ایس پی‘ ڈی سی او ہر محکمہ کے آفیسر کا مولانا کے سامنے سرخم رہتا۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کی امن کمیٹی کے ہمیشہ سربراہ رہے۔ ختم نبوت کے لئے نہایت اخلاص کے ساتھ کام کرتے رہے‘ جہاں کہیں قادیانی‘ اسلام کے خلاف کوئی حرکت کرتا تو مولانا ان کے خلاف سیف بے نیام بن جاتے۔

۱۹۸۲ء میں شیر گڑھ تحصیل تونسہ کے قادیانی سردار کو جب مسلمانوں کی مسجد میں دفن کیا گیا تو اس کے خلاف مسلسل دو ماہ تک تحریک چلی‘ احتجاجی جلسے جلوس ہوئے‘ ڈیرہ غازی خان میں احتجاجی جلوس پر آنسو گیس اور لاٹھی چارج ہوا‘ متعدد لوگ گرفتار اور زخمی ہوئے‘ مولانا کے خاندان کا کوئی فرد ایسا نہیں تھا جو کہ جیل نہ گیا ہو‘ یہ شیر دل عالم ڈٹے رہے‘ آخرکار حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے اور قادیانیوں نے اس قادیانی سردار کی نعش مسجد سے نکال کر اسے اپنے گھر میں دفن کیا۔ قادیانیوں نے جب قرآن پاک کا سرائیکی زبان میں ترجمہ کرکے بے ادبی کی تو مولانا نے رفیق قادیانی اور اس کے ہمنواؤں قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج کرایا‘ آخرکار ان قادیانیوں کو سزا ہوئی‘ بستی رند کے سرکش قادیانی جب مسلمانوں پر ظلم کرنے لگے تو آپ نے ان کے خلاف آواز اٹھائی‘ بیٹ ہزارہ‘ لیہ‘ کروڑ‘ راجن پور‘ بلکہ پورے ملک میں جہاں کہیں قادیانی کوئی غیر قانونی حرکت کرتے تو مولانا وہاں پہنچ کر آواز حق بلند کرتے۔ راجن پور میں گستاخ رسول اقبال نامی ایڈووکیٹ جو کہ قادیانیوں کا سرغنہ تھا‘ اس نے جب بھی گستاخی تو وہ اپنے اثر و رسوخ کی وجہ سے بچ جاتا تھا لیکن مولانا نے اسے توہین رسالت کے جرم کے ارتکاب کی بناء پر گرفتار کرایا‘ مولانا چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں ہمیشہ قافلہ کے ہمراہ شرکت کرتے اور قافلہ کے تمام اخراجات اپنی جیب سے برداشت کرتے۔

اللہ پاک نے مولانا مرحوم کو عشق مصطفیٰ میں ایسا سرشار فرمایا کہ ذکر مصطفیٰ سن کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ آپ کہتے تھے کہ میں تو غریب‘ ناتواں انسان ہوں‘ یہ تو تحفظ ختم نبوت کی برکت ہے کہ اللہ پاک نے ہر دشمن پر دھاک بٹھادی۔ اللہ پاک نے جوانی ہی میں حج بیت اللہ کی ادائیگی کی سعادت نصیب فرمائی‘ حضرت مولانا کے ان کارناموں کو دیکھ کر بزرگان دین حضرت خواجہ خان محمد صاحب کندیاں والے‘ حضرت مولانا درخواستی جیسے اکابر آپ کو ہمیشہ دعائیں دیتے‘ مساجد و مدارس کے تحفظ اور دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء پر ہمیشہ شفقت کی نظر فرماتے۔

چند سالوں سے مولانا شوگر کے مریض بن گئے تھے دو دفعہ فالج کا حملہ ہوا مگر ان بیماریوں کے باوجود مشن ختم نبوت کے لئے دن رات محنت کی بلکہ ایک جلسہ عام میں فرمایا کہ میری زبان نے ہمیشہ حق بات کہی‘ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتی رہی‘ میرے باقی اعضاء تو مفلوج ہوئے لیکن آمنہ کے لال‘ کی تعریف کرنے والی زبان آخری دم تک کام کرتی رہی‘ یہ ختم نبوت کی برکت ہے۔

یہ دنیا فانی ہے‘ ۲۱/فروری مطابق ۱۱/محرم الحرام بروز سوموار چار بجے شام‘ مولانا اپنے خالق حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔ ۲۲/فروری صبح دس بجے ان کے استاد محترم مولانا محمد قاسم صاحب کی امامت میں ہزاروں افراد نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ یہ ضلع ڈیرہ غازی خان کی تاریخ کا بہت بڑا جنازہ تھا‘ جس میں مولانا عزیز الرحمن جالندھری‘ مولانا اللہ وسایا اور دیگر اکابرین ختم نبوت‘ پورے ڈیرہ غازی خان کے اہم علماء‘ سیاسی رہنماؤں اور اہم شخصیات نے شرکت کی۔

مولانا نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ‘ چھ صاحبزادیاں اور چار صاحبزادے مولانا عبدالرحمن غفاری‘ عبدالکریم‘ زبیر احمد اور ابوبکر صدیق چھوڑے۔ مولانا عبدالرحمن غفاری‘ مولانا اللہ وسایا رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی ہی سے ختم نبوت کے محاذ پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور مولانا رحمۃ علیہ کے صحیح جانشین ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ پاک مولانا صوفی اللہ وسایا کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس کی راحتیں نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆............☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

کھیل! اسلامی نقطۂ نظر

مولانا محمد خالد ندوی

جسمانی نشوونما جوڑ و بند کی مضبوطی' نشاط و تازگی' قوت کار اور قوت فکر کو مہمیز کرنے کی صلاحیت میں اضافہ چستی پھرتی اور تیزی' حوصلہ مندی اور طالع آزمائی اور جودت فکر کو فروغ' جسمانی استحکام و توازن کے قیام میں کھیل کو' جسمانی ورزش اور بدنی ریاضتوں کا موثر کردار ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:''طاقتور مومن کمزور مومن کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔''(الحدیث)

اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:''جتنا ہوسکے قوت حاصل کرو۔''(سورۃ برأت)

اس آیت میں دیگر ذرائع قوت کے ساتھ جسمانی قوت کی طرف بھی اشارہ موجود ہے' اس لئے وسائل کو وہی استعمال کرسکتا ہے جو ان کے استعمال کی صلاحیت وقوت بھی رکھتا ہو' اس لئے فوج ہو یا پولیس جنہیں ہنگامی حالات میں اپنا اپنے اقتدار سے قوت کا مظاہرہ ہی نہیں بلکہ طاقت کے استعمال کی ضرورت بھی پیش آتی ہے انہیں سخت قسم کی جسمانی ورزشوں سے سے گزرنا پڑتا ہے اور جسمانی ورزش کا جو نصاب مقرر ہے' اس پر عمل کرنا ہوتا ہے تاکہ وسائل قوت کا وہ ضرورت پڑنے پر استعمال کرسکیں' جسمانی طاقت کی وجہ سے پیدا کی دلیری اور بہادری کی صف کو پروان چڑھانے کا موقع ملتا ہے' اسی لئے ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف قسم کی ورزشوں اور کھیلوں کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے' بعض ورزشی کھیلوں میں خود بھی شریک ہوئے ہیں اور اکھاڑے میں اتر کر اس دور کے نامور پہلوان رکانہ کے چیلنج کو قبول کرتے ہوئے انہیں اکھاڑے میں پچھاڑا بھی ہے' لہٰذا اسلامی نقطۂ نگاہ سے ایسے کھیلوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی' بلکہ یہ سنت نبوی قرار پائے گا۔

تیر اندازی' نشانہ بازی' شہسواری' دوڑ میں مقابلہ' تیغ زنی اور دیگر مفید کھیل اسلام کی نظر

مولانا محمد خالد ندوی

میں پسندیدہ ہیں۔ البتہ وہ کھیل جس میں وقت کا ضیاع ہو' یا وہ کھیل جو جوئے کی ایک شکل ہو یا اس کھیل کی وجہ سے پورا معاشرہ غفلت کا شکار ہو' جس کھیل سے انسانی معاشرہ مین انتشار و بدامنی ہونے کا اندیشہ ہو یا جس کا شوق مجنونانہ کیفیت پیدا کرتا ہو' اس کھیل پر اسلام یقیناً ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے' آج کل کے کھیلوں میں برصغیر میں سب سے مقبول کرکٹ ہے' اس کھیل کا اثر معاشرہ انسانی پر کیسا پڑتا ہے اس کا اندازہ آج ہر کس و ناکس کو ہے۔ چند افراد کھیلتے ہیں لیکن پورا ملک سکتہ کے عالم میں ہوتا ہے' قوت کار متاثر ہوتی ہے' تعلیم گاہوں میں تعلیمی زندگی مفلوج ہوجاتی ہے' یہاں تک کہ مدارس کی پاکیزہ فضا بھی اس کے وائرس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی' نماز کے پابند نماز سے غافل' ذکر و تلاوت کا اہتمام ختم نہیں تو گھٹ ضرور جاتا ہے اور پھر اس پر جوا اور سٹہ کی لت مستزاد خورد وکلاں سب کی زبان پر اسی کا تذکرہ' گلیوں میں بچے کودتے' اچھلتے اس کی نقالی' مجموعی طور پر پورا معاشرہ مفلوج اور معطل ہو کر رہ جاتا ہے یہ ایسا کھیل ہے جس میں کم از کم ایک دن ورنہ پانچ دنوں تک مسلسل پورا ملک شدید ٹینشن میں مبتلا رہتا ہے' اس کھیل میں اگر تجزیہ کیا جائے تو قومی فوائد کے مقابلہ میں قومی نقصانات زیادہ ہیں' کبھی کبھی اس کی بنیاد پر باہمی تناؤ' رنجش اور فسادات کو سر اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔

لیکن آج کل اس کھیل نے ہمارے اعصاب کو اتنا متاثر کیا ہے کہ اس کے خلاف کہنا نئے زمانے سے ہم آہنگ ہونے کے خلاف سمجھا جائے گا۔

ایک چھوٹے سے بچے کو دیکھا گیا کہ وہ چشمہ لگائے ہوئے ہے' وہ بچہ اپنے والد کے ساتھ تھا چشمہ لگانے کی وجہ معلوم کی گئی تو پتہ چلا کہ وہ کھیل دیکھنے کا عادی ہے اور ٹی وی اتنے قریب سے دیکھتا ہے کہ اس کی آنکھ متاثر ہوگئی ہے۔

ابھی تو ون ڈے اور ٹیسٹ ہم سے گزرے ہیں' کچھ دنوں کے بعد اولمپک کھیل ہوں گے'

جس کے اثرات پوری دنیا پر پڑتے ہیں۔ ان کھیلوں کے ان نقد نقصانات کے ساتھ ایمانی نقصانات بھی کچھ کم نہیں ہیں' اس لئے کہ اولمپک کھیل خاص طور پر ماضی میں دیوتا زیوس کی تکریم میں منعقد کیا جاتا تھا اور یونانیوں کے نزدیک ''زیوس'' کی حیثیت رب الارباب کی تھی' رومن اصطلاح میں اسے جوپڑ کہتے ہیں اور اولمپیا اس پہاڑی کا نام ہے جہاں یونانی میتھالوجی کے مطابق دیوی دیوتا جمع ہوکر انسانی قسمتوں کا فیصلہ کرتے تھے' اسی طرح بوشیہ کا میچ جواپولو کے اعزاز میں ہوتا تھا جو یونانی موسیقی کا دیوتا مانا جاتا تھا۔

چونکہ مسیحیت نے روم و یونان کی مشرکانہ میتھالوجی کو مسیحیت کا رنگ دے کر قبول کرلیا ہے' اس لئے مسیحی تہذیب وثقافت اور تمدن پر اس کی گہری چھاپ ہے اور اسے فروغ دینے کی ہر ممکن کوشش بھی کی جاتی ہے' اس طرح دبے پاؤں غیر شعوری طور پر ان کی عالمی میچوں کا تصوراتی پہلو ہمارے ایمان وعقیدے کے خلاف ہے۔

☆☆..........☆☆

سانحہ ارتحال

سیکریٹری انجمن احیاء القرآن راولپنڈی جناب ریاض الرحمن گزشتہ دنوں انتقال فرماگئے۔ مرحوم ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے ابتدائی قارئین میں سے تھے۔ قارئین کرام اور احباب ختم نبوت سے مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے بلندیٔ درجات ومغفرت کی درخواست ہے۔

خوشبو تیری یادوں کی سدا دل میں رہے گی

افتخار احمد بھٹی' جرمنی

کیا شان ہے کہ ایک شخص حج کے سفر پر نکلتا ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ منورہ پہنچتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کہتے ہوئے:

"یا ایتھا النفس المطمئنة
ارجعی الی ربک راضیة مرضیة
فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی."

ترجمہ:''اے نفس مطمئنہ! اپنے رب کی طرف لوٹ جا' راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہوجا اور میری جنت میں داخل ہوجا۔''

اپنے پاس بلالیتا ہے' مسجد نبویؐ میں بروز جمعۃ المبارک ان کی نماز جنازہ ادا کی جاتی ہے اور جنت البقیع میں انہیں دفن کیا جاتا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جس حال میں دنیا سے رخصت ہوگا' قیامت کے روز اسی حال میں اٹھایا جائے گا' یقیناً روز محشر مولانا منظور احمد الحسینی قبر سے احرام باندھے ''لبیک اللھم لبیک'' کہتے ہوئے اٹھیں گے۔

یا خدا! ہمیں بھی ایسی ہی موت نصیب فرما' یقیناً یہ ہر مسلمان کی آرزو ہوگی' اللہ تعالیٰ ان پر اپنی ہزاروں رحمتیں نچھاور فرمائے۔ آمین۔

مولانا منظور احمد الحسینی منزل آخرت کے وہ مسافر تھے' جو ناموس رسالت کو سینے سے لگائے دنیا بھر میں قادیانیت کا پیچھا کرتے' شان رسالت کو بیان کرتے کرتے جہاں کہیں بھی پہنچے مردہ روحانیت کو نئی زندگی بخشتے گئے' ان کے مضبوط اور پُرجوش عزائم نے مغرب کے سرد دلوں میں نئے ولولے اور جذبات بھردیئے اور دیکھتے ہی دیکھتے یورپ میں قادیانیت کی بنیادوں میں دراڑیں پڑنا شروع ہوگئیں۔

مولانا صاحب ایک ہمہ جہت اور ہمہ گیر شخصیت تھے' جن کے سوز جگر سے کئی مسلمان تحفظ ختم نبوت کے مبلغ بن گئے۔

مرحوم ناموس رسالت اور ختم نبوت پر دلائل کے انبار لگانے والے ایسے عاشق رسولؐ تھے' جن کی پُرجوش خطابت نے سرزمین یورپ پر قادیانیت کو دفاعی صورت اختیار کرنے پر مجبور کردیا' جن کی کوششوں سے فیض یاب ہوکر کئی قادیانیوں نے توبہ کی اور دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور جنہوں نے قادیانیوں کو جرمنی میں شکست دے کر ان کی جھوٹی نبوت کے بت کو پاش پاش کردیا' وہ محبتوں کے قاصد' مروّتوں کے پیکر' مفسر' محقق اور نہایت شفیق انسان تھے' جن کا نورانی وجود اور محبتیں وشفقتیں بکھیرتا ہوا سراپا' بوقت رحلت لاکھوں دلوں کو تڑپا گیا' ان کا اچانک اپنے پیارے رب کے حضور پہنچ جانا بھی ایک خاص ادا ٹھہری اور خدا نے اپنے ہی بخشتے ہوئے اس پُرنور وجود کو شہر مدینہ میں ہاتھوں ہاتھ یہ کہتے ہوئے لیا کہ اے میرے پیارے! آ میں تجھ سے راضی اور تو مجھ سے راضی۔ آ میرے بندوں میں شامل ہوجا اور میری جنت میں بسیرا کر۔

ختم نبوت کے پاسبانو! آؤ آج مولانا منظور احمد الحسینی صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے عہد کریں کہ: اے جانے والے! تو نے جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر اپنے مشن کو آگے بڑھایا' ہم بھی اسی طرح اس مشن کو آگے بڑھانے کے لئے کام کرتے رہیں گے' ہم گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً تو نے اس کا حق ادا کردیا' تیری روح پر ہزاروں رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے عزیزوں' رشتہ داروں اور دوستوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

شاہی فقیر

افتخار احمد بھٹی، جرمنی

سونامی کی حالیہ تباہ کاریوں کو دیکھ دیکھ کر ہر انسان کا دل خون کے آنسو روتا ہے' کسی مسجد' مندر' چرچ' کافی ہاؤس یا کسی بھی مجلس میں باتیں سن جائیں' ریڈیو' ٹی وی آن کریں' اخبارات پر نظر دوڑائیں سونامی کا ذکر ملے گا۔ دنیا بھر کے لوگ چاہے وہ کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتے ہوں' انہوں نے ثابت کر دکھایا ہے کہ دکھ' تکلیف میں سب ایک ہیں۔ ہر کوئی اپنی توفیق کے مطابق مدد کر رہا ہے' دنیا کی ہر تنظیم چاہے وہ مذہبی ہو' سماجی ہو یا کاروباری' کندھے سے کندھا ملا کر آفت زدگان کی مدد کر رہا ہے' ہندوستان کی ایک مذہبی رہنما خاتون نے ایک ارب روپے دے کر سب کو حیرت سے دور کر دیا' اگر دنیا بھر میں کسی رہنما کو توفیق نہیں ملی تو وہ جماعت قادیانیہ کے سربراہ مرزا مسرور احمد صاحب' کون نہیں جانتا کہ یہ شاہی خاندان سونے کے نوالے کھا رہا ہے' دنیا بھر کے کروڑوں قادیانیوں کا خون چندوں کی صورت میں نچوڑ نچوڑ کر جہاں اپنے خزانے بھر چکا ہے' وہاں غریب غلاموں کو زندہ صرف اس لئے چھوڑ رکھا ہے کہ جا بچا اور لا۔ جناب اے کے شیخ صاحب کا مضمون قدرتی آفت اور بے حس مسرور احمدی آرگن پر پڑھا آج صرف یہ دیکھنے کے لئے ایم ٹی اے پر خطبہ سنا کہ شاید کوئی حس جاگ گئی ہو' کیونکہ جو کچھ شیخ صاحب نے مضمون کے آخر میں شرم دلاتے ہوئے لکھا تھا شاید اس سے زیادہ اور کوئی نہ لکھ سکے۔ مرزا مسرور صاحب نے جو آج ۷/ جنوری ۲۰۰۵ء کو خطبہ جمعہ اپنی میں قادیانی عبادت گاہ بشارت میں دیا' اس کا عنوان ہی "مالی قربانی" تھا' ایک لمحہ کے لئے یوں لگا کہ شیخ صاحب کی تقریر مرزا مسرور کے سوئے ہوئے ضمیر کو جگا گئی' مگر حیرت کی انتہا تھی کہ مرزا مسرور نے مالی قربانی کی جھولی جماعت کے نام پر شاہی فقیر بنتے ہوئے اپنے ہی لئے پھیلائی تھی' تقریباً وہ یہی کہہ رہے تھے کہ جو دے اس کا بھلا جو نہ دے اس کا بھلا نہ رہے' انہوں نے کہا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی عبادت ہے جو لوگ مالی قربانی نہیں کرتے ان میں برکت پڑ ہی نہیں سکتی' اللہ کی راہ میں قابل رشک ہیں وہ لوگ جن کو اللہ نے دیا اور انہوں نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا' پھر کہا کہ فرشتے روزانہ نیچے اترتے ہیں' ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے شخص کو اور دے' اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! کنجوس کو ہلاکت دے اور برباد کر۔ آپ نے قادیانی/ احمدی خواتین کے بار بار زیور اتار کر جماعت کو دینے کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ یہ بڑوں کی تربیت کا نتیجہ ہے' جن کے بڑے قربانی کرتے ہیں' ان کے بچے بھی کرتے ہیں۔ لہٰذا بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کے لئے وقف جدید میں شامل کریں بلکہ ہر بچہ وقف جدید میں چندہ دے اس طرح یہ تعداد کروڑوں تک پہنچ جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے وقف جدید کے نئے مالی سال کا اعلان کیا' قادیانی جماعت کا ہر شخص جانتا ہے کہ یہ دنیا کی امیر ترین جماعت ہے' جس کے اثاثے کروڑوں میں نہیں بلکہ اربوں میں ہیں' بات صرف اتنی ہے کہ آپ کے ہاتھوں کو لینے کی عادت پڑی ہوئی ہے' دینے کی نہیں' اس لئے خدا کی مخلوق آپ کے سامنے ننگ دھڑنگ' بے آسرا' بھوکی اور لاچار امید بھری نظروں سے دیکھ رہی ہے اور آپ خدا کے نمائندے واقعی بے حس' پتھر دل اور سفاک ثابت ہوئے ہیں' یا تو آپ خدا کے نمائندے نہیں ہیں یا پھر آپ کے نزدیک یہ آفت آفت نہیں ہے؟

مرزا مسرور احمد صاحب اگر آپ کے پاس ضمیر نام کی کوئی چیز ہے تو اب بھی وقت ہے کہہ دیں کہ مجھے جو نذرانہ دیا جاتا ہے وہ سونامی کے متاثرین کے لئے وقف کرتا ہوں' شاید یہ عمل کفارہ کے طور پر کام آ جائے' مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ یہ آسان کام بھی نہیں کریں گے' کیونکہ آپ کا تعلق ازلی فقیروں کے خاندان سے ہے' جو کفن تک ہضم کر لیا کرتے تھے' آپ ہی کے بقول: اے کے شیخ صاحب توجہ فرمائیں۔

مرزا مسرور احمد صاحب خطبہ میں کہتے ہیں:

ایک قادیانی کا بیٹا "طاعون" کی بیماری سے ہلاک ہو گیا' باپ نے کفن دفن کے لئے دو سو روپے رکھا تھے' اسی دوران حضرت مسیح موعود نے چندہ لنگر خانہ کی تحریک شروع کر دی' اس شخص نے دو سو روپے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں پیش کر دیئے' بیٹے کو کفن کے بغیر دفنا دیا' حضرت مسیح موعود نے کہا کہ مبارک ہے وہ مال جو خدا کے مسیح کو دے دیا جائے' مسرور احمد صاحب آپ کے اجداد نے کفن دفن کی رقمیں بطور چندہ وصول کیں' آپ یقیناً لاشیں بکوا کر بھی چندہ وصول کریں گے' دیں گے کچھ نہیں۔ حیرت ہے شیخ صاحب آپ شیخ ہو کر روپے پیسے کی بات سمجھ نہیں رہے یہ وہ مذہبی ہیں' جو صرف لاشیں نوچنا جانتے ہیں' ڈھانپنا نہیں۔ ☆......☆

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

قسط نمبر ۱۵

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہوگیا' آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا' خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت:

"عن ابی هريرة رضی الله عنه فی حديث الشفاعة فيقول لهم عيسىٰ اذهبو الی غيری اذهبو الی محمد صلی الله عليه وسلم فيأتون محمد صلی الله عليه وسلم فيقولون يا محمد انت رسول الله وخاتم النبيين." (بخاری ص۶۸۵ ج۲)

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب لوگ حضرت عیسیٰ سے قیامت کے روز شفاعت کے لئے عرض کریں گے تو وہ کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے محمد! آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

"وماكنا معذبين حتى نبعث رسولا"

پس اس سے آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۵)

"وآخرين منهم لما يلحقوبهم"

"یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

"صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۵۰)

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کر دیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے

REGD # SS-160

صدر مملکت‘ وزیر اعظم پاکستان اور وفاقی وزیر داخلہ سے مطالبہ

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کیا جائے

- ...... قادیانیوں کو ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئین پاکستان میں دوسری متفقہ ترمیم کے ذریعہ غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔
- ...... ووٹر لسٹ‘ پاسپورٹ وشناختی کارڈ کے فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا گیا۔
- ...... ربع صدی سے پاکستان کے تمام حکومتی ادوار میں اس پر عملدرآمد ہوتا رہا۔
- ...... موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی سازش سے ووٹر لسٹوں سے حلف نامہ حذف کیا گیا اور پھر اسلامیان پاکستان کے اضطراب واحتجاج کے باعث اسے وفاقی حکومت نے واپس لیا۔
- ...... اب پھر حکومتی دوائر میں قادیانی لابی نے شب خون مار کر پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ حذف کرادیا ہے۔
- ...... حالانکہ یہ آئینی طور پر طے شدہ مذہبی وقومی مسئلہ تھا‘ جسے اب متنازعہ بنا کر اسلامیان عالم کو اضطراب اور اسلامیان پاکستان کو امتحان میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔
- ...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ جہاں آئینی تقاضہ تھا‘ وہاں اس لئے بھی ضروری تھا کہ قادیانی بوجہ غیر مسلم ہونے کے حدود حرمین شریفین میں داخل نہیں ہوسکتے۔ سعودی عرب حرمین شریفین میں قانونی طور پر شاہ فیصل مرحوم کے دور سے ان کا داخلہ بند ہے۔ پاکستان میں دیگر ممالک کی نسبت قادیانی تعداد زیادہ ہے۔ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ نہ ہونے کے باعث دھوکہ دہی سے وہ مسلمان بن کر حرمین شریفین چلے جاتے تھے‘ اب مذہب کے خانہ کو پاسپورٹ سے حذف کر کے قادیانیوں کی چال اور دھوکہ دہی کو کامیاب بنانے کی حکومتی سطح پر نامناسب کوشش کی گئی ہے۔
- ...... صدر مملکت‘ وزیر اعظم‘ وفاقی وزیر داخلہ‘ قادیانی لابی کی ناز برداری اور پرورش کی روش ترک کر کے پاسپورٹ کے فارم میں حلف نامہ اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو حسب سابق فوری بحال کرنے کا آرڈر جاری کریں۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان